SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 17, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Dr. Khalid Ranjha) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا ۝ لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت ۝ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ۝

ترجمہ: اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے۔

(ایمان لانے والو، تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب، ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ مالک، ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار، جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ

نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔
سورة البقرہ آیت ۲۸۶

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بسم الله الرحمٰن الرحیم۔

Now, we will take leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پروفیسر ساجد صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 15 اور 17 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب ایاز خان مندوخیل صاحب ناسازی طبع کے باعث 15 اور 16 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اسفند یار ولی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 17 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Now, I come to the Privilege Motions.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, I want to raise a question of breach of privilege as a member of this august House. In a news item (attached herewith) appearing in the daily "The News" on 11th June 2005, it has reported the reasons for which I wanted to resign from

alleged, I had vested interests that is being a board member of some private medical college. The report is totally baseless, unfounded and has been published to tarnish my image in the eyes of general public and to undermine my honour and prestige as a member of the Senate. I therefore, move that the Motion be held in order and referred to the Committee on Rules and Procedures and Privileges for taking strict action against the person responsible for providing wrong and baseless information about me.

Mr Presiding Officer: Minister concerned. Do you want to oppose?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی(وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) : جناب والا! یہ regular Privilege Motion ہے یا point of order ہے۔

Mr. Presiding Officer: It is a Privilege Motion.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, the motion becomes when it is accepted at the end. It is just a question.

Mr. Presiding Officer: Is the Minister opposing it?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I do not oppose it. Kindly refer it to the Privilege Committee.

Mr. Presiding Officer: That is good, so this is referred to the Committee concerned. It is clarified that Adjournment Motions and Privilege Motions are on the Orders of the Day.

Privilege Motion Re: The Non Presentation of Money Bill in the Senate Simultaneously

Senator Prof. Khurshid Ahmad: Bismillah Hirrahman Nirrahim. Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following Privilege Motion under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

1. Money Bills are to be transmitted to the Senate for its comments and recommendations.

2. Money Bills i.e Benevalent Fund and Group Insurance Bill 2004 and Members of Parliament Salaries and Allowances Bill 2005 have been assented to by the President without the Senate considering these Bills and giving its recommendations and without the National Assembly waiting for Senate recommendations.

This involves failure on the part of the Senate, the National Assembly, the Ministry of Parliamentary Affairs and the President to fulfil the requirements of the Constitution. The Senate has been by-passed in this respect and this constitutes the violation of the privilege of the Senate. I, therefore, move that this infringement of the rights of the Senate be discussed in the House or sent to the Privilege Committee for necessary deliberations and action.

جناب چیئرمین! میں argue کروں گا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I must oppose first and then you may go ahead.

جناب چیئرمین! میں oppose کرتا ہوں اگر یہ پہلے arguments دینا چاہتے ہیں دیں اور اگر اور ممبر بھی ان کے ساتھ ہیں وہ بھی argument دیں

Then I will reply it back at appropriate time.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! پہلی بات تو میں یہ عرض کروں گا کہ
rules نکال کر دیکھ لیجئے Rules, Privilege Motion and Adjournment Motion میں
فرق کرتے ہیں۔ جہاں تک Adjournment Motion کا تعلق ہے اس میں وزیر کے
objection کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں تک Privilege Motion کا تعلق ہے اس میں کسی
opposition کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ Privilege Motion comes directly in the
House. The person whose rights have been infringed has a right to argue
it out and then, of course, Government dispose it of. Rules آپ دیکھ لیں اس
میں clear opposition کی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری بات جناب والا! جو میں نے Privilege move کیا اس کا تعلق میری ذات
سے نہیں ہے، اس ہاؤس سے ہے۔ اس کا تعلق اپوزیشن یا Government سے نہیں ہم سب
سے ہے۔ پہلے میں دستور کا متعلقہ حصہ پڑھ کے سناتا ہوں۔ دستور یہ کہتا ہے Article-73 ہے،

"Notwithstanding anything contained in Article 70 a Money Bill shall originate in the National Assembly provided that simultaneously when a Money Bill including the Finance Bill containing the Annual Budget Statement is presented in the National Assembly a copy thereof shall be transmitted to the Senate which may within 7 days make recommendations thereon to the National Assembly. The National Assembly shall consider the recommendations of the Senate and after the Bill has been passed by the Assembly with or without incorporating the recommendations of the Senate, it shall be presented to the President for assent."

اس کا آپ تجزیہ کریں جناب والا! اس میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ Money Bill

لیکن which you concede to ہوگا originate میں National Assembly

میں الفاظ دوسرے simultaneously a Money Bill shall be referred to the Senate.

جس وقت Money Bill قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو ایک طرف قومی اسمبلی اس پر غور کرے گی لیکن اسی وقت وہ سینیٹ کو بھیج دیا جائے گا۔ نمبر2، سینیٹ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس پر غور کرے البتہ یہ سینیٹ کا choice ہے کہ وہ comments دے یا نہ دے اور پابندی ہے کہ سات دن کے اندر اندر اس کو یہ کام کردینا چاہیے ۔لیکن جب سینیٹ نے یہ کام کردیا ہے تو اس کے بعد قومی اسمبلی کے لئے لازمی ہے کہ recommendations consider کرے ۔ consider کرنا لازمی ہے البتہ approve کرنا ، accept کرنا یہ discretionary ہے ۔وہ چاہے accept کرے ، چاہے accept نہ کرے ۔ صدر کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ یہ ensure کرے کہ ایک Bill ان سارے processes سے گزرا ہے پھر وہ اس کو assent دے ۔

جناب والا! اب میں آپ کو اصل مسئلے کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پہلا bill ہے Benevolent Fund and Group Insurance Bill جو میرے علم کی حد تک قومی اسمبلی میں 18 اکتوبر 2004 کو introduce ہوا ہے ۔لیکن وہ آٹھ اکتوبر 2004 کو سینیٹ کو نہیں بھیجا گیا ۔ جو معلومات میرے پاس ہیں اس سے میرے سامنے یہ بات آتی ہے کہ سینیٹ 27 اکتوبر سے 2 نومبر تک in session تھا ۔ آٹھ اکتوبر کو bill پیش ہوتا ہے لیکن نہیں بھیجا جاتا ۔ میرے علم کی حد تک سینیٹ کو 25 اکتوبر کو بھیجا گیا ہے جو خود ایک violation ہے ۔ اس لئے کہ دستور کے تحت simultaneously it should be transmitted to the Senate. سینیٹ نے اس کے بعد پھر آٹھ دسمبر کو اسے اپنی کمیٹی کے سپرد کیا ۔ کمیٹی نے 13 دسمبر کو اس پر غور کیا ۔ سات فروری کو سینیٹ میں کمیٹی کی رپورٹ آئی ۔ میرے علم کے مطابق اس کے بعد سینیٹ نے recommend کرنے کا کوئی action نہیں لیا ۔ اور صدر نے 9 مئی کو اسے assent دے دیا۔

جناب والا ! دوسرا bill ہے Members of Parliament (Salaries and Allowances) Bill. اس کے بارے میں میری اطلاع یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں یہ 17 مارچ کو introduce ہوا ہے ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے simultaneously یہ بھی سینیٹ کو

نہیں بھیجا گیا ۔یہ 24 مارچ کو سینیٹ کو بھیجا گیا ہے ۔ سینیٹ کا اجلاس اپریل میں ہوتا ہے لیکن وزارت پارلیمانی امور کسی مقام پر بھی اسے ایجنڈے پر نہیں لائی اور صدر نے اسے 12 مئی 2005 کو assent دے دیا ۔

جناب چیئرمین! اب دیکھیئے اس سے مسائل کیا پیدا ہوتے ہیں ۔ پہلا مسئلہ ہے دستور کی violation کا کہ اسمبلی نے simultaneously اسے نہیں بھیجا۔ اس کی ذمہ داری اسمبلی پر نہیں بلکہ وزارت پارلیمانی امور پر بھی ہے ۔ نمبر دو یہ کہ جب اسمبلی سینیٹ کو بھیج دے تو اس کے بعد سینیٹ سیکریٹریٹ کا کام ہے کہ وہ سینیٹ کا اجلاس فوری بلائے ۔ اس لئے کہ اگر سات دن کی پابندی دستور نے لگائی ہے تو کوئی نہ کوئی نظام ایسا ہونا چاہیے کہ جیسے ہی Money Bill قومی اسمبلی سے سینیٹ میں آئے،سینیٹ اس پوزیشن میں ہو کہ اس پر غور کرکے اپنی رائے دے دے ۔ آپ دیکھیں کہ Finance Bill کے بارے میں تین سال سے ہم اس روایت پر عمل کر رہے ہیں اور یہ دستور کا تقاضا تھا کہ ادھر Finance Bill پیش ہوتا ہے ' اسی وقت یہاں lay کیا جاتا ہے اور سات دن کے اندر اندر سینیٹ اپنی recommendations دے دیتا ہے ۔ لیکن ہمارے ہاں سارے کا سارا نظام اتنا درہم برہم ہے ،ہم پکار پکار کر تھک گئے ہیں کہ پورے سال کا schedule ہونا چاہیے اور جب Money Bill کے بارے میں سینیٹ کو سات دن کے اندر اندر غور کرنا ہے تو یہ assume کرتا ہے کہ سینیٹ اور قومی اسمبلی بیک وقت in session ہوں گے ۔ دنیا کے جن ممالک میں bicameral system ہیں وہاں کوشش یہی ہوتی ہے کہ دونوں houses simultaneously meet کریں ۔

جناب والا! British Parliament کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ vacation کے علاوہ it is always in session ۔یہی وجہ ہے کہ جب وہاں پر ایک Money Bill پارلیمنٹ میں آتا ہے تو House of Lords کے لئے automatically اسی وقت transfer ہو جاتا ہے ۔ ہمارے ہاں اس معاملےمیں کچھ پتا نہیں کہ کب ملتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک bill وہاں پیش ہوگیا ' یہاں اسے سات دن کے اندر اندر پیش بھی نہیں کیا گیا چہ جائے کہ ہم اپنی رائے دے سکیں ۔ Senate in session نہیں ہے اور یہ وزارت پارلیمانی امور کی ذمہ داری ہے اور سینیٹ سیکریٹریٹ اور چیئرمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو scrutinize کرے ۔میں یہ بات

کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ایسی ہے جو قومی اسمبلی ، سینیٹ سیکریٹریٹ اور Parliamentary Affairs اور پھر بالآخر President کی ہے مگر اس نے ان تمام چیزوں کو دیکھے بغیر assent دے دیا ۔اس کو یہ check کرنا چاہیے تھا کہ اگر یہ Money Bill ہے تو آیا یہ سینیٹ کو گیا ہے یا نہیں گیا ۔ اگر گیا ہے تو کیا سینیٹ نے recommendations دی ہیں یا نہیں ۔ اگر دی ہیں تو کیا کمیٹی نے ان کو وصول کیا ہے یا نہیں ۔ اسمبلی کا ماننا یا نہ ماننا الگ بات ہے ۔میرا سوال اس process کے بارے میں ہے کہ جس طریقے سے Parliamentary Affairs کی Ministry نے دستور میں ترمیم کے بعد جس Reconciliation Committee کی تجویز دی ہے 'اسی طرح اسے لازماً rules میں تبدیلی پر work out کرنا چاہیے تاکہ جب بھی کوئی money bill قومی اسمبلی میں آ رہا ہو اور جیسے ہی وہ وہاں present کرے اس وقت Senate should be in session اور سینیٹ کو within 7 days اپنی recommendations دے دینی چاہییں۔ یہ صحیح ہے کہ سینیٹ کی recommendations دینا یا نہ دینا اس کا اختیار ہے لیکن یہ اس کا اختیار نہیں ہے کہ consider نہ کرے ' consider کرنا اس کی prosecutional obligation ہے ' اسمبلی کا جہاں بھیجنا prosecutional obligation ہے؛ ہمارا غور کرنا prosecutional obligation ہے اور غور کرنے کے بعد اگر ہم recommendation دیتے تو اسمبلی کا غور کرنا prosecutional obligation ہے اور President کا ascertain کرنا prosecutional obligation ہے کہ آیا اسمبلی سے سینیٹ میں بروقت آیا ہے' سینیٹ نے recommendation دی ہے یا نہیں اگر دی گئی ہے اس پر غور ہوا ہے یا نہیں۔ یہ تینوں باتیں President کو ascertain کرنا ضروری ہیں قبل اس کے کہ وہ accept کریں۔

اس صورت میں میری نگاہ میں قومی اسمبلی ' Ministry of Parliamentary Affairs ' سینیٹ سیکرٹریٹ اور President ' چاروں اس سے متفق ہیں۔ آپ نے سوال کر کر کے اسے سیدھا کیا ہو لیکن کیا کریں گے۔ میں نے اس Bill کو اس لئے لیا ہے کہ rules میں تبدیلی کیجئے، نظام کو درست کیجئے' bar کا time table بنائیے تاکہ ہم دستور کے تقاضوں کو پورا کر سکیں اور اگر ہم نے یہ کام نہ کیا تو ہم اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہے۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Before I request the Minister, I would ask the Mr. Wasim Sajjad, you have any comments on this?

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، میرے خیال میں اس پر منسٹر صاحب پہلے کر لیں اس کے بعد پھر I want to add something.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پروفیسر خورشید احمد صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں یہ issue اٹھایا کہ Rules of Procedure میں کوئی کمی ہے یا اس forum پر lapse ہوئی ہے تو Parliamentary Affairs کی Ministry یا Minister کے یہ فرائض میں ہے کہ وہ President کو after passage from both Houses, we should send back to the President under Article 75.

اب آپ کی میں توجہ چاہوں گا اور اگر آپ Constitution کو دیکھیں تاکہ ہم اس کو سمجھ سکیں کہ کیا واقعی on the part of the Senate, National Assembly جو کہ انہوں نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ سینیٹ کے چیئرمین کی بھی اس میں کوتاہی ہے، قومی اسمبلی کے سپیکر اور قومی اسمبلی کی بھی کوتاہی ہے، Parliamentary Affairs کی بھی کوتاہی ہے، Minister کی بھی کوتاہی ہے after all in the conclusion, it is said that even the President should have looked into the matter properly. کیا واقعی یہ بات سچی ہے کیونکہ once for all he must decide اب سیدھی سی بات ہے کہ to read a single Article of the Constitution اوّل تو صورتحال اس سے صحیح واضح نہیں ہوتی یہ ایسے بات ہے کہ قرآن کریم میں ایک آیت ہے کہ آپ نماز نہ پڑھیں، آپ یہ تو پڑھ لیں آگے والی آیت کو آپ نہ پڑھیں کہ جب آپ نشے کی حالت میں ہوں۔ یہ تو انہوں نے پڑھ لیا کہ جناب Money Bill alongwith انہوں نے یہ بھی اپنے منہ سے پڑھا کہ with the Annual Budget Statement یا پھر اب Annual Budget Statement یہاں this is a very sensitive

all those which are regarded as Money Bills, they are بعد کے point

یا دوسری حالت میں، پروفیسر صاحب آپ پہلے containing Annual Budget Statement

command of the میں اس There is a procedure prescribed نکالیں Artilce 70

originate میں Houses کر سکتا ہے اور دونوں Bill raise کہ Constitution is very clear

کر سکتا ہے، تو اس میں پہلے کیا تھا اور جب بعد میں آٹھویں ترمیم میں change لائی گئی تو

اس وقت structurally کیا تبدیلی ہوئی۔ جب 73 orginal Constitution بنایا گیا تو اس

میں آپ 4 Schedule کا بھی ملاحظہ فرمئیں، اس میں دولسٹیں دی ہوئی ہیں، ایک Federal

Legislative List اور اس کے دو parts ہیں۔ Part 1 & 2 لیکن اب ان کو غلطی سے

amendment میں error ہے کہ اب وہ legislative list بنا دی گئی ہے، part 1 and 2 نکال

دیئے گئے ہیں لیکن schedule سے نہیں نکالیں، یہ error ہے جو کہ درست کرنی چاہیے تھی، in

17th amendment, in 13th, in 14th then in all that, that has not been tackled

اب اس کو غور سے پڑھیں کہ a bill اب دونوں Houses سے originate کر سکتا ہے۔ مثال

کے طور پر ایک bill Senate میں introduce ہو گا، یہاں سے pass ہو کر پھر کدھر جائے گا،

قومی اسمبلی میں، یہ بات ہے، اس میں command ہے۔ پھر ادھر جائے گا، مثال کے طور پر ہم

کہتے ہیں کہ وہ as such is passed by the National Assembly, if it is rejected

in the Senate then what is done کیا assent کی ضرورت ہے Article 75 کے تحت،

ہم جب club کر کے پڑھتے ہیں تو وہاں پر ایک bill کے بارے میں special ہدایات وہ کونسی

ہیں exclusively کیونکہ بات ایسی تھی کہ common law ہو یا constitutional law

دونوں bills جو originate کریں گے، وہ دونوں Houses سے pass نہ ہوں تو President

assent نہیں کر سکتا، وہ Act of Parliament نہیں بن سکتا، یہ Article 70 میں بنیادی فلسفہ

ہے۔ اب یہاں پر ایک نئی صورت حال پیش کی گئی کہ Mone Bill کیا ہے، اس کا

criterion laid down ہے، اس کی qualifications laid down ہیں، 33 specific تھی،

پروفیسر صاحب نے اس کا پڑھا ہی نہیں ہے۔ اب میرا یہاں پر ایک question ہے if it is

the requirement to consider as violation of the Senate کہ انہوں نے اس کو

نہیں کیا جبکہ اس House نے pass ہی نہیں کرنا۔ Act دونوں House کے pursue

75 is applied to a bill which اب under Article 75. ' pass کرنے کے بعد بنتا ہے

has only been passed by one Lower House known as the National

recommendations تو وہ recommendations کی بات کرتے ہیں جو وہ Assembly.

دو حصوں میں ہیں۔ ابھی recently شکر ہے کہ یہاں سے ہو کر گیا ہے کہ اس میں Annual

bill کہ وہ simultaneously کہ کس میں ہو گا Budget Statement is the qualification

جو Money Bill ہے ' بجٹ کا ہے جو Special Constitutional Provision ہے کہ ہم

نے ہر سال بجٹ پیش کرنا ہے اور commanding article ہے fund financial matter.

اب اس میں سترہویں ترمیم LFO میں first time لایا گیا a history has been created

کہ forthwith جب قومی اسمبلی میں بجٹ پیش ہو' بجٹ کیا ہے اس میں دو چیزیں ہیں'

particularly پروفیسر صاحب سے میں Money Bill plus Annual Budget Statement

یہ request کروں گا کہ he should look into it. میں اردو اور English میں

pass سے House دونوں کہ ظاہر ہو گئی Article 71 scheme ' لایا ہوں Constitution

نہیں ہو گا جس House میں اٹھا ہو' دوسرے میں جائے' pass ہو جائے تو پھر

it facilitates and it sends to اور Parliamentary Ministry comes into operation

President for assent under Article 75.

اب اس کے حوالے سے دوسری بات this is a special thing اس کے تین چار

characters ہیں۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ Article 73 کی طرف دلاؤں گا ' that is a

Legal Framework Order یہ Clause 1 کہ اس میں ایک چیز تو یہ ہے کہ very particular

2002 سے تبدیل ہوئی ۔۔ لیکن کیا ہے Notwithstanding anything contained in

Article 70, 70 میں ہے کہ ایک House میں originate ہو' دوسرے House میں جائے '

وہاں سے pass ہو جائے تو پھر it should be given assent under Article 75 لیکن یہ

شروع سے کہتا ہے Notwithstanding anything contained in Article 70, مگر شرط یہ

ہے کہ جو کچھ Article 70 میں ہے' اس کا اطلاق نہیں ہو گا ' a Money Bill shall

70 originate in the National Assembly میں either House تھا ۔ یہاں پر یہ
Constitutional command آ گئی ہے کہ

Money Bill cannot originate in Upper House or the Senate, that has been specified and has been particularly said and it is the command of the Constitution that it shall originate only in the National Assembly.

اس کے معنی simple ہیں کہ جب وہیں originate ہوگا تو where is the prohibition? It
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی جب اس ہاؤس should not be sent to the Senate.
میں ہی originate کرے گا یا یہ سینیٹ میں آئے گا تو آگے priviso دیکھیں ۔ Very clear.
کیا ہے وہ کونسا بل آئے گا ؛ Money Bill جو کہلائے گا : Provided that شرط یہ ہے
simultaneously اور بل کیا کہتا ہے ؛ کیا کیا اس میں چیزیں ہوں گی The Finance Bill
containing the Annual Budget Statement جناب یہ بات special ہے کہ صرف وہ
Money Bill جو بجٹ سے related ہوگا۔ فنانس بل جو اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی پالیسیز ،
اس کے ٹیکسز میں ، جو تمام چیزیں ہیں اس کا اطلاق جو ہوتا ہے Money Bill کے حوالے سے
اس کے ساتھ Annual Budget Statement attached ہوگا۔

اب دوسرا جہاں انہوں نے فرمایا کہ salaries, allowances and privileges of
Parliament Members Act,1974 کہ انہوں نے پاس کرایا ۔ پھر دوسرا پاس وہ کرایا ؛ یہاں
تو command of the Constitution سے very clear ہے کہ صرف وہ بل جو Money
Bill ہوگا جس میں Annual Budget Statement attached ہوگی ۔ یہ غور فرمائیں پروفیسر
صاحب اس پر ، اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں جو انہوں نے مجھے detail دی ہے مجھے افسوس ہے
کہ قومی اسمبلی کو یہ بل ادھر نہیں بھیجنا چاہیئے تھا ۔ even for consideration or
anything, it is not allowed at all اس کا کوئی تعلق نہیں تھا اس Upper House
سے ماسوائے Money Bill having that Finance Bill alongwith the Annual
Budget Statement اب مجھے یہ فرمائیں کہ جو Annual Budget Statement
forerunner ہے اس کی condition ہے very important to clarify what will be

اور پھر اس میں the Bill placed before this august House for recommendation دوسری بات ہے

when operation does not say like this when it is sent to it even the Money Bill which has specifically been prescribed on simultaneous basis then you cannot pass that Bill. It is not in consonance with the provision contained in Article 70

جو تمام legislation سے تعلق رکھتی ہے لیکن یہاں پر وہ آگر fail ہو جاتی ہے - یہاں پر اس ہاؤس کا privilege نہیں ہے کہ

they should pass the Bill or pass any amendment which exists in that. That is proposal of recommendation and also amendment but the name of this amendment is changed into the recommendation. The reason is that this House has not been given the power concerning with the Money Bill legislation or a passage.

اور جتنی proposals ----- پھر یہ خود پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ وہ consideration لازمی ہوگی لیکن مرضی کس کی ہے ؟ National Assembly کی -- The recommendation given by the Upper House or the Senate they are accepted by the National Assembly. یہاں پر بات سیدھی ہوگئی ہے کہ آپ مجھے کہیں دکھا دیں that all Money Bills shall be sent simultaneously to this august House.

Mr.Presiding Officer: No, no. Not at all.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : That is not to be sent to this. Then I will really request the Lower House and its Speaker why it sent both of those Bills to this august House. Thirdly,

آپ جناب یہاں پر آرٹیکل ۷۳ کلاز ۴ جناب والا ! پروفیسر صاحب نے پڑھی ہی نہیں - "If any

question arises whether a Bill is a Money Bill or not, the decision of the

بھی power یہ Speaker of the National Assembly thereon shall be final.

Even if to say whether it is a سے سپیکر کے Lower House ہے کرتی vest

اس Money Bill or not that is with the Speaker of the National Assembly".

کا کلاز ہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں، یہ جناب یہ نکالیں۔ نہیں، یہاں پر تو جھگڑے کی بات ہے۔

(5) Every Money Bill presented to the President for assent shall bear a certificate under the hand of the Speaker of the National Assembly that it is a Money Bill, and such certificate shall be conclusive for all purposes and shall not be called in question.

Here the fault of the President doen't come into the picture at all. We have to give the certificate, he gave the certificate. Therefore, the President has to assent to.

یہ بات اس کی ہے۔ President صاحب کا اور کوئی کام نہیں ہے نہ یہ دیکھنا ان کی فرائض میں

Bills جو کہ and that is always there. Certificate is the final. Sir, I will say ہے

انہوں نے بھیجے بھی تھے تو

I am very sorry to say that they committed a blunder. There is no right vested in this august House that every Money Bill should be presented here, and that Bill only is allowed to this august House which has got that Finance Bill plus Annual Budget Statement, therefore, I will say that it doesn't breach the privilege of this august House. It has never been dishonoured by not sending or not getting concerned thing. I will request with humbleness to this august House and the Chair that this doesn't constitute any breach of privilege of this august House. It has not been violated by the President and nowhere the Minister for Parliamentary

Affairs is responsible. I am not violating the Constitution but I will say that if they have sent without my knowledge to this House, the Bill which was passed and was a Money Bill then they have really abided by the rules and there are no rules in the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, that is the reason that they are not available in the rules.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. I think, the issue is Article 73, sub-Clause (1) and to what extent the proviso regulates it. I will request Mr. Wasim Sajjad to explain it.

Senater Wasim Sajjad: I think, very weighty arguments have been given by both the sides and the matter still requires consideration by your honour but on the technical side sir, I just want to make two observations. No. 1, sir, it is the requirement for a Privilege Motion, that it should have been moved at the earliest opportunity and this has not been moved at the earliest opportunity. As I think, conceded by the honourable member himself. This matter pertains to, I think November and earlier and it has not been moved and the requirement of earliest opportunity is given in Rule 62 (ii); "the question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity". So, if there was an opportunity earlier than this, the honourable member should have raised it because by this time the Bill has been signed by the President to become law. So, it is too late to raise such a question.

No. 2, sir, if the matter should be such which requires the

intervention of the Senate. So, it is a matter where somehow, the Senate has to intervene, otherwise, the matter can't be handled or controlled. Now, if let us say a Money Bill comes to the Senate and the Senate is not in session or the Senate doesn't want to take it up or nobody has put it up on the agenda, it is open to the members concerned to bring it on the agenda. If the Senate is not in session, you can requisition the Senate session. So, therefore, the member has the opportunity either individually or collectively with other members to bring it on the agenda. So, therefore, no intervention of the Senate as such is required because you can bring the matter without involving the whole Senate either yourself or by 25% of the members of the Senate. So, these two technical observations, sir, I would like to make and as far as the other arguments are concerned, they are very weighty on both sides and your honour can consider them.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. I think the point raised by Prof. Khurshid sahib is a serious matter. I am conscious of impediment of the rules but to my mind the Constitution is very important as I see it, the arguments from the both sides, it is to be seen to what extent 73 (1) is regulated or controlled by it's proviso. I am referring this matter to the.....

(interruption)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The interpretation of the Consitution is the sole privilege of the superior judiciary, particularly, the Supreme Court. It cannot give any decision on any provision..........

Mr. Presiding Officer: Just a minute, just a minute. Thank you very much. I think it is a right of all of us to read and understand the Constitution and we interpret ourselves, we don't have to go to the judiciary all the time. I refer the matter to the Committee of Privileges and this matter although is delayed, although Rule 62 probably is not complied with stricto senso, still I reckon the Committee should look into it as a serious matter. Thank you very much. We will pass on to next Motion, that is, by Sardar Latif Khosa.........

Senator Prof. Khurshid Ahmed: Sir, on point.......

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Now, the matter has been referred to the Committee.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: I agree and I respect your ruling, I welcome it, I compliment you for that but just to clarify the issue. اس کو جب صدر نے assent کیا، اس کے فوراً بعد کیا ہے۔ اس لیے میں نے rules بھی violate نہیں کیے ہیں۔ I have respected all the rules.

Mr. Presiding Officer: Professor sahib, we are talking of law implementation. اس کی تو بات ہی نہیں ہو رہی ہے یہاں پر۔ Now, I will come to Sardar Muhammad Latif Khosa's Privilege Motion.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I beg to bring this to your notice and to the notice of this House. Of course, you know me for 35 years, I have been in the profession of law.

Mr. Presiding Officer: If I were not sitting here, I would have

ruled it out. It is my compulsion, sitting here is my compulsion.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: I may be a person talking in the court, seeking justice for the downtrodden people and I do talk here also, sir, but that relates to whatever is for the benefit of the country but to conceive that I would be indulging in rowdyism or something which is illegal.....

Mr. Presiding Officer: I can quite believe that.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, that is inconceivable. Sir, I want to bring to your notice, my intention to move the Privilege Motion is as under. Sir, allow me to read it sir.

Mr. Presiding Officer: Please.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I was going to Lahore Airport on the 16th April, 2005 but the police detained me rather arrested and lodged me in the lock up of police station without showing any warrant of arrest or detention. They harassed and misbehaved and kept me in custody unlawfully. I request you to please allow me to explain the whole scenario and happenning in this regard before referring the matter to the Privilege Motion.

Mr. Presiding Officer: We will hear you. Wasim sahib would you oppose it?

Dr. Shahzad Wasim (Minister of State for Interior): Sir, we are not opposing it.

پہلے بھی honourable members کی privilege motions آئی تھیں اور ہم نے وہ سارے

Let it go to the Committee as well. کمیٹی میں بھیجے تھے۔

Mr. Presiding Officer: I think that saves your breath.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: I am grateful to the Minister

I was to go to the Foreign....... میں تھوڑا سا explain کر دوں۔

Mr. Presiding Officer: This reminds me,

کھوسہ صاحب کے حق میں فیصلہ ہو بھی جائے تو وہ پھر بھی کہتے ہیں کہ میری بحث سن لیں۔ عدالت میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے ناں۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, please don't review your decision.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اور اکثر ایسا ہوتا ہے' جب یہ کہتے ہیں کہ میری بحث سن لیں پھر وہ کیس ان کے خلاف ہو جاتا ہے۔ I think the matter stands referred. Let us save the time. Since the Minister is not opposing it, he has shown his indulgence and here we all must be thankful to him. Thank you very much. Now, we will pass on to the Adjournment Motion. یہ نمبر 15 پر ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میں procedure کی طرف آرہا ہوں۔ adjournment motion لینے سے پہلے میں آپ کی توجہ Rule 64 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ "A question of privilege shall have precedence over adjournment motions."

جناب چیئرمین! ہم نے ایک privilege motion جمع کروائی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔ کل جب سینیٹر صفدر عباسی صاحب نے وہ بات اٹھائی تو آپ نے یہ کہا تھا کہ آج اس کے بارے میں فیصلہ کرکے بروز جمعہ اس کا کچھ کریں گے۔ وہ privilege motion 8 June کو ڈالی گئی تھی۔ اس پر بارہ فاضل

سینیٹر صاحبان کے دستخط ہیں اور ابھی تک وہ item سامنے نہیں آیا۔ غالباً ہاؤس جلد ہی prorogue ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں House in session رہے گا۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، نہیں، پھر اگر یہ privilege motion رہ جائے گا تو یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور under the Rule آپ اس کو کسی وقت بھی لا سکتے ہیں۔ اگرچہ ہم نے اس کو دس دن پہلے جمع کروایا تھا۔ اگر ہم یہ آج بھی جمع کرتے تو مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر آپ اس کو لے سکتے تھے۔ اگر مناسب ہو تو آپ اس کو move کرنے کی اجازت دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آج رہنے دیں۔ جو ایجنڈا چل رہا ہے اسی پر رہیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، تو پھر آپ اس کو next sitting میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، I think اس کا مجھے اندازہ نہیں ہے کہ Monday کا business کیا ہے۔ but since you have put this motion.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، Monday کو private business day ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس میں شاید آ نہیں سکتی۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب اس پر آپ کوئی commit نہ کریں، جب آئے گی تو دیکھ لیں گے کہ کیا قانون ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے جی۔ Now we come to motion No. 15 رضا ربانی صاحب۔ اس میں ان کا نام نہیں ہے۔ انور بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: The Senate do adjourn to discuss a news item appearing in daily "Nation" dated 11th March 2005, wherein it is stated that a huge fire broke out on naval tanker resulting in several deaths and injuries. This is a matter of urgent public importance.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed.

Mr. Zahid Hamid (Minister of State for Defence): Opposed.

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, this fire took place on March 2005 and in this we had, according to the newspaper reports, deaths of 6 Naval personnel including 35 who were critically burnt and were lodged in the intensive care unit, in one of the Naval Hospitals in Karachi. Then the news item also goes on to say, there was a statement of the military spokesman Mr. Shaukat Sultan. Which says we are ...... Sir Can I have the House in order please.

Mr. Presiding Officer: Order please, order please

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you sir. Then there was a statement form the militarys spokesman Mr. Shaukat Sultan which states that we are getting details of the incident. Sir, I would like to know from the honourable Minister for state, if he is here, that why has not the official spokesman made any statement to this fire after the 10th or the 11th of March 2005. We would like to know as there are some reports that it was a terrorist attack, or whether it was a human error. Who is responsible for this fire on this vessel of the Pakistan Navy? Then sir we had no official version from the ISPR on the incident in the coming days. Sir, I would like to know, in actual fact, how many deaths took place in this incident? How many people are still in the intensive care unit of various hospitals in the country and would like to have the names of those people

died and seriously injured with their ranks, so that the people know what actualy happened and who are the people who passed away in the unfortunate incident?

Then I would also like to know from the honourable Minister as to what has the Ministry of Defence done in shape of compensation to those victims who died. Sir, I would like to have all these details and we would also like to have an official version from the Pakistan Navy on this incident. Sir, I think, the Ministry of Defence probably does not take these issues seriously when people are killed, it is the time that they understand and they should know that they are accountable to the people of Pakistan in this respect. I would like the honourable Minister to kindly respond sir. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Minister of State for Defence, please.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. This most unfortunate and very tragic fire incident took place on Pakistan Navy ship *Muawin* as the learned Senator said on the 10th of March, 2005. This ship is an oil tanker and a logistic support ship. This was undergoing its scheduled maintenance since 11th of February and this maintenance includes cleaning and painting of its fuel tanks. On that unfortunte day, during the normal maintenance activity when one of its fuel tanks was being painted, one of the civilian worker fainted while doing this painting job and during the course of his evacuation a gas explosion occurred in the resulting fireball infact, exactly 112 persons were killed or injured. Immediate

emergency medical treatment was provided, these injured persons were immediately evacuated to various hospitals including PNS Shifa; Civil Hospital, Patail Hospital, the CMHs later in Karachi, Multan, Kharian and also later in PNS Hafeez in Islamabad.

Sir, despite the fact that the best possible medical facilities were provided, unfortunately no fewer than 53 persons embraced *shahadet* comprising nine officers, 34 sailers, petty officers and chief petty officers and 10 civilian workers. Out of the remaining 59 injured comprising 3 officers, 32 sailers, petty officers and chief petty officers and 24 civilian workers, 7 are still under treatment.

As regards compensation sir, a sum of 5.05 million has been got sanctioned for compensation payment to the civilians. The Naval employees will be compensated through their group insurance. There are specific rates which have been laid down for this purpose in the general insurance scheme.

A high level board of enquiry was convened by the Navy to investigate into the causes of this fire. That report has been received and is being processed with a review to indentifying the exact causes and of course, adopting still greater safety measures to ensure that such an incident does not recur.

Meanwhile sir, this ship which did not suffer any material damage has infact, already undertaken two voyages first in March and it is currently in France.

In view of all these details, I would respectfully request that

although this is a very unfortunate and tragic incident in which many very valuable lives have been lost, I have provided all the details, appropriate action has been taken by the Navy and the Ministry of Defence and I would request the mover not to press the motion.

Mr. Presiding Officer: I think, in view of what has been urged by the honourable Minister.....

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, will the honourable Minister please furnish the list of dead ones with the ranks because the newspaper initial report said 11 dead. So I would like to know when over hundred people have died in this unfortunate incident, why has the Ministry of Defence been quiet on the subject. Sir, it is very important why are they keeping this issue under the carpet and I would also like the Minister to please state that when is he going to or the Ministry of Defence going to finalize the compensation payments to all the naval and the other civilian personnel? We would like to have specific dates from the gentlemen and lastly sir, could the honourable Minister please place before this House the investigation report conducted by the Pakistan Navy.

Mr. Presiding Officer: You can see the Minister in his Chamber. I think this motion is ruled out of order in view of the statement of the Minister. We will now pass on to Raza Rabbani Sahib, No.39, he is not present, Ishaq Dar is not present, Sanaullah Baloch is also not present.

Senator Raza Muhammad Raza: Sir, I beg to move an item appearing in "The Dawn" dated 21st March, 2005 wherein it is stated that the Gwadar Port opening has been delayed. This is a matter of urgent public importance.

Mr. Presiding Officer: Who is the concerned Minister for this Gwadar issue.

Senator Wasim Sajjad: Sir, it is opposed but I think the honourable Minister is not here, I think let him come and he will make a statement on this issue.

Mr. Presiding Officer: We pass on to the next one and we will take it later.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! تھوڑا سا انصاف کریں۔

Mr. Presiding Officer: I would request you to change this word.

اور کوئی الزام لگالیں نا انصافی والا نہ لگائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! kindly notice لیں and pass stricture ٹھیک against the Ministers. There are 78 Ministers and Ministers of State. ہے۔ بجٹ چل رہا ہے but heavens are not falling. They have a majority over there. Yesterday our entire Question Hour has been taken away from this session because the Ministers were not available. Even today the Questions are not there and now as far as the adjournment motions are concerned, again the Ministers are not there.

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani, it is part of the entire gambit.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, but the point is that in case the Minister could not come then he should have given his brief to the Minister of State for Law.

سینیٹر کامل علی آغا، باوجود اس کے کہ وہاں بجٹ چل رہا ہے یہاں پر 9 Ministers موجود ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! اس کا فائدہ کیا اگر وہ business میں حصہ نہیں لے سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے کاکڑ صاحب آ گئے ہیں۔

سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! پرسوں Northern Areas میں Judges کی appointment کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ جناب وزیر صاحب اس کے بارے میں بتائیں کہ وہ کس criteria پر ہوئی ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، یہ معاملہ سپریم کورٹ میں غالباً انھوں نے کیا ہوا ہے۔

Once the matter is subjudice, I don't think it should be taken up in the House.

(مداخلت)

Senator Wasim Sajjad: What I am saying is let's proceed with the agenda which is on the table today and it will be taken up later.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رحمت اللہ کاکڑ صاحب آپ کی adjournment motion ہے on the discontinuation of direct flights from Islamabad to Quetta, آپ بھول گئے ہیں؟ Do you want to withdraw it?

Senator Rehmatullah Kaker Advocate: No sir.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: آپ پھر اسے پڑھ دیں۔

Senator Rehmatullah Kaker Advocate: I move that the normal proceedings of the House do now adjourn to discuss the following matter of urgent public importance. The PIA has discontinued its direct flight from Quetta to Islamabad on Fridays. The residents of Balochistan are facing great difficulties due to that discontinuation. The flights between Quetta to Lahore are already insufficient to meet the requirements of the area. The PIA do not operate any flight on Quetta-Islamabad route on Wednesdays. The aircrafts operating on that route are of small capacity. The discontinuation of flights from Quetta to Islamabnad on Fridays is a matter of recent occurrence. It is requested that the normal business of the House may be adjourned to discuss this matter.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب والا! اسلام آباد مرکزی دارالحکومت ہونے کے ناطے پورے ملک کے لئے ایک انتہائی مقام رکھتا ہے۔ بلوچستان سے جتنے لوگ اسلام آباد کے لئے سفر کرتے ہیں' ان کے لئے صرف Wednesday کی flight discontinue ہوا کرتی تھی اور باقی دنوں میں چھوٹے جہاز چلا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے کافی passengers سفر کرنے سے رہ جاتے تھے۔ سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ انہوں نے Friday کو بھی one way trafic کر دی۔ کوئٹہ سے اسلام آباد کے لئے flight discontinue کر دی۔ تاہم اب انہوں نے دو تین دن پہلے صرف جمعہ والی flight بحال کر دی ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بحال ہو گئی ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: صرف جمعہ کی flight بحال ہوئی ہے۔ بدھ کی flight is still discontinued.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں، کچھ تو ہو گیا ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جب next day جہاز لگتا ہے تو یہ چھوٹے جہاز Boeing 737 جیسے ہوتے ہیں جو اسلام آباد، کوئٹہ اور کراچی کے تینوں sectors کو feed کرتے ہیں۔ یہ private airlines کو for unknown reasons اجازت نہیں دیتے ہیں کہ وہ operate کریں۔

Mr. Presiding Officer: Let's hear the Minister.

Mr. Zahid Hamid: Sir, as the learned Senator has raised the point of discontinuation of flights, in fact, the PIA has not discontinued its flights to Quetta on Fridays. It goes six days a week from Quetta to Islamabad.

Mr. Presiding Officer: 6 days in a week.

Mr. Zahid Hamid: That's right sir. The question of discontinuation of flights on Wednesday does not arise. They never went on Wednesday. It was always six days in a week. As regards the reverse direction, there are 7 flights in a week from Islamabad to Quetta.

Mr. Presiding Officer: Thank you. In view of the statement...

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب والا! وزیر صاحب وزارت کی طرف سے directions issue کروائیں کہ یہ بڑے جہاز لگایا کریں یا بدھ کے روز بھی flights شروع کریں۔

Mr. Presiding Officer: I think, the Ministry will reply to it..

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب والا! یہ ناغہ ختم کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہفتے میں سات دن ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی : دوسرا اس میں ایک اور بہت بڑا problem time table کا ہے۔ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ ہمیشہ صبح کراچی سے جہاز چلا کرتا ہے اور شام کو کراچی واپس جاتا ہے۔ ہم لوگ دو سال سے چلا رہے ہیں کہ اس کا time table غلط ہے لیکن اب تک اسی time table پر یہ جہاز چلا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری چیئرمین سے بھی meeting ہوئی تھی۔

سینیٹر ہدایت اللہ شاہ : میری ایک تحریک التوا ہے۔اسے بھی آج لے لیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : ایک دن کی اور بات ہے۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، پوائنٹ آف آرڈر

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : point of order کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی : جناب والا! آپ نے پرسوں ایک Ruling دی تھی جو کہ موٹروے پر ایک لیڈی ڈاکٹر کی بےحرمتی کے متعلق ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کے cousin کو بھی مارا پیٹا کیا گیاہے۔ ایک خاتون ڈاکٹر جو کہ ایک رفاعی ادارے کو چلاتی ہیں' اسے مارا پیٹا گیا ہے۔ ایسےمعلوم ہوتاہے کہ یہ ہمارے معاشرے کی ایک روایت بن گئی ہے۔ یہ ہماری بےحسی کی حد ہے کہ ایسے واقعات ہر روز اخبارات میں آرہے ہیں لیکن اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلتا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اس مسئلے پر گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ آپ نے Ruling بھی دی ہے اور وزیر داخلہ صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ میں پرسوں اس معاملہ کی پوری معلومات حاصل کروں گا اور اس کے متعلق کی گئی کارروائی کے متعلق ہاؤس کو مطلع کروں گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ،ابھی بتا دیتے ہیں۔ .Minister Sahib

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (وزیرمملکت برائے داخلہ) ، میں نے بڑی clearly ایک بات بتا دی تھی کہ یہ جو allegations لگا رہے ہیں' انہوں نے جو کہا کہ خاتون ڈاکٹر کی بے حرمتی ہوئی ہے۔ یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ ابھی تک کی جو Enquiry report ہے اس میں خاتون ڈاکٹر-------

جناب امان اللہ کنرانی،جناب عالی! یہی تو ان کی malafide ہے۔ انہوں نے جب

کوئی کارروائی کرنی نہیں ہوتی ہے تو پہلے یہ enquiry کرتے ہیں اس کے بعد اس کو malign کرتے ہیں، اس پر دباؤ ڈالتے ہیں۔میری اطلاع یہ ہے کہ پولیس اس کے گھر پر گئی ہے اور پولیس نے اس کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی ہے۔ یہاں پر یہی طریقہ ہے۔شازیہ کے ساتھ بھی یہی کیا گیا۔اس کو اٹھا کر ملک سے باہر بھیجا گیا۔ ابھی مختاراں مائی کے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے۔یہاں خواتین کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، اور یہاں پر ملک کے شہریوں کے ساتھ جو بدسلوکی ہو رہی ہے، نہ اس کا ایوان notice لے رہا ہے، نہ یہاں کی عدالتیں notice لے رہی ہیں، نہ پولیس notice لے رہی ہے۔ آخر کونسا ادارہ ہے ، جناب چیئرمین! کس کے پاس جائیں؟ کس کے پاس جائیں لوگ؟ بتایا جائے ان کو۔ کیا پارلیمنٹ بالا دست ہے، عدالتیں بالا دست ہیں یا حکمران ٹولہ ، یا یہاں کے بدمعاش جو لوگوں کو سر عام ننگا کرتے ہیں، عورتوں کو، بچوں کو ، یہ بدمعاشی نہیں چلے گی۔ ہمیں آپ بتائیں کہ کیا ہوا، ہم نہیں بیٹھیں گے اس طرح۔ وزیر داخلہ پولیس کے سامنے شرماتے ہیں، پولیس کے سامنے بات نہیں کر سکتے، ایف سی کے سامنے بات نہیں کر سکتے۔ چوڑیاں پہن لیں، دوپٹہ پہن لیں۔ ان کی یہ جرأت ہے۔ان کو وزیر داخلہ نہیں ہونا چاہیے۔ جناب عالی! بتایا جائے کیا ہوا۔ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک بتایا نہیں جائے گا۔خواتین کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ بہت برا ہو رہا ہے xxxxxxx کا کلچر بن گیا ہے۔ آخران کو کیوں نہیں arrest کیا جاتا۔ ان لوگوں کو کیوں احساس نہیں ہوتا ہے۔ خواتین کے ساتھ یہ کچھ ہو رہا ہے اور نہ پولیس action لے رہی ہے، نہ عدالتیں action لے رہی ہیں۔

xxxxxx کے اندر روزانہ ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ وزیر صاحب کوئی action نہیں لے رہے۔ اس سے ہم کیا مطلب لیں۔میاں صاحب آپ جھوٹ بول رہے ہیں، وہ بری ہو گئے ہیں، عدالت نے ان کو بری کر دیا ہے۔انہوں نے پہلے بھی جھوٹ بولا تھا ، ابھی بھی جھوٹ بول رہے ہیں، وہ بری ہو گیا ہے،عدالت نے بری کیا اس کو۔

XXX Words expunged by the orders of Mr. Presiding Officer

سینیٹر کامل علی آغا، اب عدالت نے بری کر دیا ہے، یہ statement دے رہے ہیں، آپ نے floor وزیر صاحب کو دے دیا، اس کے بعد ان کے بولنے کی ضرورت کیا ہے۔ یہ سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، یہ statement دیں گے، یہ اس ہال سے ڈرتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہر کسی کی عزت کو اچھالتے ہیں۔ کسی لڑکی کی، کسی عورت کی کوئی بے حرمتی نہیں ہوئی۔

Mr. Presiding Officer: I request the House. Let us not confuse issues. Let us give the floor to the honourable Minister and hear him what he has to say. He must have some solution to it. Please hear him.

سینیٹر کامل علی آغا، کیوں آپ ان کو بولنے کی اتنی رعایت دے رہے ہیں۔ یہ اس طریقے سے چیخیں گے، چلائیں گے تو کیا بنے گا۔ اس طرح کیا ان کے گناہوں پر پردہ پڑ جائے گا؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ جو بدمعاشی اکبر بگٹی کے بیٹے کرتے ہیں۔۔۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایوان کے ریکارڈ پر کہہ رہا ہوں۔ ان کو عدالت عالیہ نے بری کیا ہے۔ عدالت کے ریکارڈ پر ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please sit down. Just one minute. No point of order

آپ تشریف رکھئیے Please۔ آپ بیٹھ جائیں ذرا Two wrongs don't make a right. آپ نہیں بیٹھ رہی ہیں تو وہ کیسے بیٹھیں گے۔ اچھا ایک منٹ بیٹھنے گا، بیٹھ جائیں اب تو بات ہوگئی ہے۔ اب آپ نے بات کر لی ہے۔ اچھی بن جائیں، اچھی بن کے بیٹھ جائیں۔

سینیٹر گلشن سعید، پنجاب میں ایک دو آدمیوں نے insulting remarks دیئے ہیں ladies کے متعلق ان کو دس دن کے لیے باہر نکالا ہے، ان کو بھی دس دن کے لیے باہر نکال دیں۔ جو یہاں منافرت کی بات کرے گا صوبوں کے درمیان وہ باہر جائے گا، جو یہاں پر منافرت کی بات کرے گا، لڑانے گا صوبوں کو وہ باہر جائے گا۔ اگر مجھ پر ایسا الزام ہے تو میں

بھی باہر چلی جاتی ہوں۔ میں نے کبھی بلوچستان، سندھ سرحد کی اس طرح بات کی ہے تو مجھے بتائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے وہ expunge کر دیئے ہیں آپ نے سنا نہیں ہے۔ پھر آپ کیوں بات کرتی ہیں۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر شہزاد وسیم: شکریہ جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے کہ جوش خطابت میں محترم سینیٹر نے کوئی ایسی باتیں کی ہیں جو وہ نہ کرتے تو شاید بہتر ہوتا اور اس کا reaction بھی ایوان میں ہوا ہے۔ جہاں تک اس دن کے point of order کا تعلق ہے۔ میں نے categorically statement دی تھی میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ابھی تک جو انکوائری ہے اس میں دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ بات clear ہے کہ محترمہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ اس لڑائی میں شامل نہیں تھی۔ بہرحال point of order کا میں نے جواب دے دیا تھا۔ اگر وہ مزید اس مسئلے پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ایوان کا ایک طریقہ کار ہے اس کے حساب سے وہ Motion لے آئیں جو بھی بات ہو ہم accordingly اس کا further جواب دیں گے۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی: جناب چیئرمین! آپ نے رولنگ دی ہے کہ وہ FIR درج کرکے کارروائی کرکے بتائیں گے یہ دونوں پارٹیوں کو سن کے آپ سے کہہ رہے ہیں۔ ابھی تک FIR درج نہیں ہوئی ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ قانون کے Article 4 کو enforce کریں جس کے اندر ہر شہری کا حق ہے۔ قانون کے مطابق اس کو deal کیا جائے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میرے خیال میں قانون بڑا واضح ہے۔ اگر کوئی FIR درج نہیں کرتا تو آپ ہائی کورٹ میں بھی جاسکتے ہیں۔ آپ complaint بھی کرسکتے ہیں اور یہ میرے فاضل دوست وکیل ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ House میں یہ مسئلہ اٹھانا جس کا تعلق اس صوبائی مسئلے سے نہیں ہوتا بڑا افسوسناک واقعہ ہے لیکن میں suggest یہ کروں گا کہ اگر کوئی FIR درج نہیں کرتا تو ہائی کورٹ میں Article 199 کے تحت جاسکتے ہیں۔ اب تو سیشن جج کو بھی اختیار ہوگیا ہے اور کوئی طریقہ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو complaint بھی ہوسکتی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Now, we will pass on to....

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین ! ایک Adjournment Motion بھی دی ایک معزز رکن نے اس کو لے لیں۔ اس پر بات کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، رضا صاحب ! گوادر والے پر بات کرلیتے ہیں ۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! یہ جو تحریک التواء ہم نے پیش کی ہے گوادر پر جس کے متعلق اس ملک میں بڑا شور تھا اس دوران میں جب یہ ملک بنا ہے سب سے بڑا کارنامہ موجودہ حکومت کا کہنا یہ تھا کہ ہم نے گوادر پورٹ بنایا ہے ۔ اس میں طے یہ تھا ' اس کی بڑی publicity ہوئی بار بار اعلانات بھی ہوئے تھے کہ ہمارے دوست ملک کے وزیراعظم کو اس کا افتتاح کرنا تھا ۔نہ جانے جنوری میں یا اس سے بھی پہلے کئی بار وہ ملتوی ہوتا رہا ۔ بالاٰخر تیس مارچ یا اکتیس مارچ کے ڈان اخبار میں ایک خبر ہے کہ security reason کی وجہ سے وہ افتتاح اب delay ہو گیا ہے ۔ اب جون جا رہا ہے اس کا افتتاح نہیں ہوسکا ۔ اس سلسلے میں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ-------

سینیٹر بابر خان غوری (وفاقی وزیر برائے جہاز رانی)، پہلے میں اس کو oppose تو کروں پھر آپ بولیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ نے oppose کرلیا ہے ۔

سینیٹر بابر خان غوری، پہلے یہ move کریں ۔ پھر میں oppose کروں گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میں نے move کیا تھا ۔ House نے سنا تھا ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، چلیں جلدی کرلیں ۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! سیکورٹی کی حالت یہ ہے ۔ ہمیں بڑا فخر ہے چین کی دوستی پر ۔ اب ہم ایک دوست ملک کے وزیراعظم کو اتنے بڑے پراجیکٹ کے افتتاح کے لئے نہیں لاسکتے ۔ یعنی گوادر میں ہماری یہ پوزیشن ہے کہ ہم اس کا افتتاح ابھی تک نہیں کرپا رہے ہیں ۔ یہ کس کا خوف ہے ۔ سیکورٹی کی خراب صورتحال جو ہے یہ کیا ہے ۔ اس میں ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ اس ملک میں قانون کی حکمرانی ختم ہو چکی ہے ۔ قومیں ' اس ملک کے federating units حکومت کے ان ناروا فیصلوں سے ناراض ہیں ۔ وہ سراپا احتجاج ہیں ' ہڑتالیں کر رہے ہیں '

اس ناروا منصوبے یعنی گوادر پورٹ کے خلاف جس میں نہ بلوچوں کی کوئی مرضی ہے ' نہ پشتونوں کی مرضی ہے نہ اس میں ملک کے دوسرے federating units کی مرضی ہے اور آپ گوادر میں ایسا ایک پورٹ بنا رہے ہیں کہ ہمارے صوبے کا ساحل مکمل طور پر غیروں کے control میں جائے گا۔ ہم دوست ملک کو بھی یہ موقع نہیں دے رہے۔ پتا نہیں گوادر پر control کس کا ہے؟ اس لئے کہ اس سمندر پر اب تو ایسی قوتیں آ گئی ہیں جنہیں ہم نے تمام logistic rights دے دیئے ہیں اور ہم یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اتنے بڑے project کو بنانے کے بعد گوادر پر اب China والے نہیں آسکیں گے۔

جناب والا! ملک کی صورتحال خراب ہے' ابھی امان اللہ صاحب چلا رہے تھے کہ نہ کسی کی جان محفوظ ہے' نہ کسی کا مال محفوظ ہے' نہ کوئی بنک محفوظ ہے اور نہ اس پورے ملک کی کوئی گارنٹی ہے۔ جناب! میں point of order پر بولنے والا تھا کہ تھاکوٹ سے ایک خاتون اغواء ہوئی---

Mr. Presiding Officer: Please remain to. your adjournment motion.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! سیکورٹی کی صورتحال خراب ہے۔ پانچ بار تھاکوٹ کا راستہ بند ہوا' تمام لوگوں نے احتجاج کیا' ایک خاتون کو اغواء کر کے کوہستان میں ایک صاحب نے زبردستی اس سے نکاح کیا' اب نہ عدالت اس کو -------

جناب بابر خان غوری ، یہ adjournment پر بات کریں اس کا میں جواب دے دوں گا' باقی اور بھی movers ہیں وہ بات کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، نہیں' نہیں' اور بات کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: Please confine to the motion.

سینیٹر رضا محمد رضا، دیکھیں جناب! بدامنی کی یہ صورتحال ہے کہ کوئی خاتون اغواء ہو اور لوگ احتجاج کریں اور آپ ان کے وارنٹ جاری کریں۔ کل سے تھاکوٹ میں گرفتاریاں جاری ہیں' سارے ملک میں کوئی امن و امان نہیں ہے اور اس صورتحال میں جبکہ ہم اپنے ملک کو دہشت

گردوں کے حوالے کرتے ہیں، گوادر کا project نہیں بن سکتا، جب تک آپ گوادر کے لئے پختونوں کو، بلوچوں کو، اس ملک کے وفاق کے یونٹوں کو constitutional guarantee نہیں دیں گے تو یہ نہیں بن سکے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس کو جلدی مکمل کرلیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میں اس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو Dawn میں گوادر کی news آئی ہے، Gwadar Project کے حوالے سے، اس میں delay اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ملک کے حکمران حکمرانی کے اہل نہیں رہے۔ جب یہ اتنے اہم مسائل پر سیکورٹی provide نہیں کر سکتے، ایسے poject کو وہ protect نہیں کر سکتے تو ان کو کوئی اخلاقی حق نہیں ہے اور یہ ضروری ہے کہ وہ اس ملک میں فوری طور پر حکومت سے دست بردار ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا ربانی صاحب! میرا خیال ہے کہ اب اور کام بھی ہونا چاہیے۔جی ثناء بلوچ صاحب! آپ بولیں۔ He has been dragged from there.

سینیٹر میاں رضا ربانی، آج legislation ہو جائے گی۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! میرے دوست رضا محمد رضا صاحب نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ بنیادی طور پر مسئلہ یہ ہے کہ گوادر پورٹ کا mission نہیں ہو سکا۔ یہ دراصل credibility کا problem ہے جو exist کرتا ہے between rulers and the people. بلوچستان کے عوام کبھی بھی اس project کو own نہیں کرتے جبکہ حکومت اس کو اپنا بہت بڑا منصوبہ یا کارنامہ قرار دے کر بلوچستان کے عوام پر مسلط کرنا چاہتی ہے۔

ہم نے یہاں پر Constitution کے توسط سے کافی دفعہ یہ بات کی کہ 1973ء کے Constitution کی Federal Legislative List کا جو subject 21 ہے جس میں major ports, Federal Government کے زیر control آتے ہیں۔ ارسا میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ پنجاب کے زیر زمین پانی کو water pool میں ڈال کر calculate کیا جائے تو پنجاب نے زیر زمین پانی Federal Water Pool میں دینے سے یا اس کو calculate کروانے سے انکار کیا جبکہ خداوند تعالیٰ نے صرف سندھیوں اور بلوچوں کو ایک بہت خوبصورت سمندر عطا کیا ہے۔ وہاں

پر Federal Lagislative List کے تحت ports کی development construction یا administration کا control فیڈرل گورنمنٹ کو دے دیا گیا ہے۔ بابر غوری صاحب کا تعلق بھی سندھ سے ہے یقیناً ان کی بھی یہی رائے ہو گی کہ major ports کو provincial subject ہونا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہماری یہ request شروع سے ہی رہی ہے کہ آپ بلوچستان کو کیوں great game کا حصہ بنانا چاہتے ہیں' آپ Chinese کو دھڑا دھڑ اجازت دے رہے ہیں کہ ساری دنیا کی investment یہاں پر لے آئے۔ دوسری طرف سے امریکہ ہمارے سر پر کھڑا ہے' سوویت یونین کے خلاف جنگ آپ نے ہماری زمین سے لڑی' ہمارا جغرافیہ آپ اپنے strategic purpose کے لئے کیوں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ آج اگر یہ گوادر پورٹ economic purpose کے لئے ہوتی تو اس کی commissioning جلدی ہوتی۔

آج کہا جاتا ہے کہ 1.3 million ton اگر سالانہ کے حساب سے یہ port چلتا ہے تو اس پر ships کی آمد و رفت ہو گی' cargo ہو گا' دو لاکھ سے زیادہ containers آئیں گے۔ جناب والا! ایک road بھی وہاں تک نہیں بنایا گیا' ایک سڑک بھی نہیں بنائی گئی' دوسری بات یہ ہے کہ اس بہت بڑے منصوبے کو اس white elephant کو اسلام آباد کے elite class نے پاکستان کے business مافیا نے real estate کے لئے اور land grabing کے لئے استعمال کیا۔ 32 سے قریب housing سکیموں کی اجازت اسلام آباد اور Gwader Development Authority سے دی گئی جو صرف paper پر exist کرتے ہیں۔ پاکستان کے غریب عوام کے کھربوں روپے' sir میں اربوں کی بات نہیں کرتا trillion of rupees لوگوں کے اس میں ڈوب گئے ہیں اور وہ بھی پتا چلے گا۔ جناب والا! اس لئے یہ project ناکام ہوا' اس کا purpose ایک تو economic exploitation تھی' real estate کے نام پر غریبوں کے پیسے لوٹنے کا' دوسرا اس کا مقصد strategic تھا' یہ کبھی economic purpose کے لئے نہیں بنا۔ جناب! تیسری بات میں آپ کو بتا دیتا ہوں' میں اپنے معزز اراکین کو خصوصاً Minister for Ports and Shipping کو کہ جب تک بلوچستان کے اندر بلوچستان کے عوام کی یہ احساس محرومی قائم رہے گا کہ اس کی گیس کو exploit کیا گیا' ان کے تیل کو exploit کیا

گیا' ان کے جغرافیہ کو بھی' وہاں پر port کو کبھی بھی بلوچ عوام کی رضامندی حاصل نہیں اور ان کی بارہا کوششوں کے باوجود جتنا بھی security plan جتنی بھی forces لے آئیں لیکن جب تک بلوچوں کی مرضی اور منشاء شامل نہیں ہے گوادر پورٹ پر ایک containerبھی نہیں آ سکے گا اور نہ ہی آپ کو بلوچ وہاں پر کام کرنے کی اجازت دیں گے۔China کا پیسہ بھی اس بحیرہ ہند اور بحیرہ عرب میں ڈوب جائے گا اور اگر ہمارے پاکستانیوں کی کوئی اس طرح کی خواہش ہے' وہ پیسہ بھی بلوچ اپنی طاقت اور قوت کے زور پر بحیرہ عرب میں ڈبو دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ثناء اللہ سب کو ڈرا رہا ہے۔جناب Minister صاحب۔

جناب بابر خان غوری، شکریہ جناب چیئرمین۔ میں پہلے تو اپنے معزز اراکین کے علم میں وہ بات لے آؤں کہ گوادر پورٹ کوئی security کا مسئلہ نہیں ہے جو ابھی ہمارے معزز رکن نے کہا ہے کہ security کی وجہ سے اس کا افتتاح نہیں ہوا' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو appreciate کرنا چاہیے کہ ماضی کی حکومتوں کے کتنے projects آپ نے دیکھے' سینکڑوں کی تعداد میں' جہاں تختیاں لگی ہوئی ہیں لیکن کوئی porject مکمل نہیں ہوا۔ ہم ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتے کہ بس تختیاں لگائیں یا ہار پہن لیں یا شاباش کے تمغے لیں' ہم چاہتے ہیں کام کریں اور کام مکمل کریں اور اس کے بعد عوام کو تحفہ دیں۔ گوادر پورٹ کا جو پورٹ area ہے' وہ complete ہو چکا ہے' اس کی جو dragging ہے' وہ ہو رہی ہے' futher dragging ہو رہی ہے۔ ابھی ہم نے اس کو 11.5 meters drag کیا تھا' 14.5 پر futher dragging ہو رہی ہے تاکہ وہاں پر mother ships آ سکیں۔ وہاں پر جب mother ships آئیں گے' وہ وہاں پر containers unload کریں گے' وہ feeder vessels سے ہم regional cargo کو dispacth کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر جو road network ہے' اس کو مکمل کرنا ہے اور وہاں پر Telecommunication کے حوالے سے' بجلی کے حوالے سے' پانی کے حوالے سے تمام infrastructure جس کے بارے میں پچھلے دنوں President صاحب نے meeting کی اور ہدایت دی ہے کہ جون 2006 تک یہ تمام کام مکمل ہو جائے۔ تمام کام مکمل ہونے کے بعد باقاعدہ اس کا افتتاح کیا جائے تاکہ لوگ کہہ سکیں اور یہ

تحفہ ہے۔ جہاں تک یہ بات کرتے ہیں یہ economical نہیں ہے، میں ان کو clear کر دوں کہ یہ کوئی دفاعی پورٹ نہیں ہے اور صرف اور صرف total commercial port ہے۔ اس میں دنیا کے جو بڑے بڑے port operators ہیں، وہ interest لے رہے ہیں، آپ Sunday کو دیکھیں گے کہ اس کا EOI آرہا ہے جن کو ہم welcome کریں گے بلکہ جو interest لے رہے ہیں کہ وہ اپنے expression of interest وہاں جمع کرائیں۔ اس کے اندر ہمارے ثناء بلوچ صاحب یا دوسرے ہمارے رضا صاحب وغیرہ کوئی بھی ان کے علم میں ایسا آدمی ہے، کوئی port operator ہے، کوئی بلوچستان سے port perator ہے، کوئی پاکستان سے ہو، دنیا میں کہیں سے ہو، وہ بھی اس میں participate کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایسی بات نہیں ہے، گوادر کے جو عوام ہیں، وہ welcome کر رہے ہیں جب سے وہ port بنی، وہ زمین جو پانچ اور دس ہزار روپے ایکڑ بکتی تھی، آج وہ پچاس لاکھ روپے ایکڑ بکی ہے تو وہ فائدہ کس کا ہوا۔ وہ پنجاب، سندھ یا سرحد کے لوگوں کو نہیں local بلوچستان کے local گوادر کے لوگوں کو ہوا۔ وہاں پر وہ fish جو بیس روپے کلو بکتی تھی، Coastal Highway بننے کے بعد، وہ ڈیڑھ سو روپے کلو بک رہی ہے یا دو سو روپے کلو بک رہی ہے تو فائدہ کس کا ہو رہا ہے، وہاں غریب مچھیروں کا ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ وہاں development ہو رہی ہے، وہاں پر construction ہو رہی ہے تو وہاں پر روزگار کس کو ملنا ہے، وہاں کے جو local بلوچ ہیں، ان کو ملنا ہے۔ ابھی کچھ دن پہلے وہاں پر ہماری Ministry نے ایک football team کا announce کیا ہے اور وہ بنا رہی ہے، وہاں کی جو local game ہے، اس کے لئے وہاں کے نوجوانوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں آپ نے دیکھا وہاں کے local نوجوانوں کو کراچی میں training دی گئی اور اسلام آباد میں دی گئی۔ ان کو ہنر سکھایا جا رہا ہے تاکہ کل کو port operators آتے ہیں۔ دوسری کمپنیز آتی ہیں تو وہاں پر ہمارے ہنرمند موجود ہوں اور انکو روزگار مل سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اراکین کو welcome کرنا چاہیے۔ جہاں تک یہ مسئلہ ہے کہ یہ matter province کے پاس ہو یا جس کے پاس ہو۔ آپ بلوچستان کمیٹی کے رکن ہیں، وہاں جائیں، وہاں اپنا version دیں۔ اگر وہاں سے ہمیں کوئی ہدایت آتی ہے تو مجھے

کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ گورنمنٹ دیکھے گی یا نہیں دیکھے گی آپ اس کو appreciate کریں۔ ایک mega project ہے جو بلوچستان کے لوگوں کی بہتری کے لئے ہے اور یہ بہتری نظر آ رہی ہے یہ بھی نہیں کہ آنے گی ۔ آٹھ دس سال بعد آنے گی بلکہ آ چکی ہے ۔ آپ وہاں جا کر مکانات دیکھیں اسلام آباد اور کراچی میں بھی ایسے بنگلے نہیں ہیں جو گوادر میں آپ کو نظر آئیں گے ۔ یہ سب وجہ کیا ہے ؟ وجہ یہ ہے کہ وہاں پر development کے کام شروع ہوئے ہیں ۔ وہاں پر لوگوں کی حالت بہتر ہوئی ہے ۔ وہاں زمینیں بک رہی ہیں۔ اب یہ آپ اگر کہتے ہیں کہ باہر کے لوگوں نے زمینیں لے لی ہیں ۔ یہ آپ لوکل لوگوں کو educate کریں جو زمین بیچ رہے ہیں۔ اس کے اوپر کوئی حکومت کی پابندی نہیں ہے ۔ میں آپ کو دوبارہ assure کروں کہ گوادر پورٹ کا افتتاح انشاء اللہ تمام کام مکمل ہوتے ہی بھرپور طریقے سے ہوگا ۔ آپ کے تمام مقامی لوگ بھی اس میں شامل ہوں گے اور سب دیکھیں گے کہ گوادر پورٹ بننے سے گوادر ، بلوچستان اور پاکستان کے عوام سب اس سے خوشحال ہوں گے ۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: In view of the assurance by the honourable Minister I think the motion is in order.

Now we come to Item No.2.

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law, Justice and Human Rights): I beg to move that the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1997 [The Federal Public Service Commission (Second Amendment) Bill, 2005], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Senator Mian Raza Rabbani: Opposed.

Mr. Presiding Officer: This is opposed before my moving it.

It has been moved -

that the Bill further to amend the Federal Public Service

Commission Ordinance, 1997 [The Federal Public Service Commission (Second Amendment) Bill, 2005], as passed by the National Assembly be taken into consideration

I heard a voice 'opposed'. Now yes, who would like to speak on this, please.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman thank you for giving me this opportunity.

It is very unfortunate that this Government has gone off crying about good governance, crying about accountability and talking about transparency in appointments. This Government has also spared no opportunity, be it the print or the electronic media to malign previous governments for the manner in which they recruited people into various services, autonomous bodies or semi-autonomous bodies for the Government itself. It is unfortunate that the National Assembly passed this Bill and on the basis of this very Bill reference against Opposition Leaders and former Prime Ministers have been made and are pending and today they seek legitimacy from Parliament. Mr. Chairman, what I take objection to and to which we have moved an amendment as well is Clause 1(a) and I would read to you Clause 1(a) which says:

"The recruitment to the posts in basic pay scales 11 to 15 made by any authority", kindly look at the words 'made by any authority or person on or after the 28th of May, 2003 other than the Commission shall not withstand any provision of this Ordinance or anyother law, rule,

notification or any order, decision or judgement of any court or forum, be deemed to be and always to have been validly made, taken or done and shall not be called in question in court or forum on any ground whatsoever."

Now, what they are asking for any ground whatsoever. what they are asking for, Mr. Chairman, is a carte blanche for appointments that they have made of their favourites from the 28th of May, 2003 till date. They do not want those appointments in grade 11 to 15 which they have made on the basis of political patronage, which they have made on the basis of advice being given by the IMF and the World Bank to induct their lackeys into the Government's structures, they do not want these appointments to be subjected to the scrutiny of the Federal Public Service Commission. On the other hand, Mr. Chairman, we are talking about transparency in Government. Is this transparency in Government that you want a blank cheque for all appointments that have been made from the 28th of May, 2003 and in connection with this very Federal Public Service Commission.. ..., Mr. Chairman, I think it would be most appropriate at this time to point out that we are moving towards another militarization of yet another civilian institution.

There is a news item which has appeared on the 11th of this month which says that about the Federal Public Service Commission, a decision was taken by the Cabinet on the 23rd of May, that it should be revamped and in that revamping exercise the Army is being asked to help in restructuring the Federal Public Service Commission. So, you have here

yet another case of militarization of a civilian institution. The Federal Public Service Commission was one such institutions of which I think we were all proud of and we knew that there was transparency in the manner in which it conducted it's examinations, the manner in which it took interviews and finally, the manner in which it selected it's candidates but inducting military officers and I have here the news item, inducting military officers in the Federal Public Service Commission to overhaul it, is something which we condemn most strongly and it is on the basis of this that I oppose this Bill.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Anybody else? Swati sahib.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, I whole heartedly support the arguments put forth by the Leader of the Opposition in this particular case. When we are talking about the autonomous unit and we are talking about the good governance and the transparency in this country then we must consider one thing, the transparency should be almost all across the board. Inducting those kind of people then regularizing them through this Bill, I think, it is too much. This should be completely stopped. This amendment should be completely stopped to be presented or moved. I whole heartedly support the Leader of the Opposition that the intent of presenting this Bill is not in good faith. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Professor sahib.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میری گزارش ہوگی کہ اس وقت اداروں کو اہمیت نہیں دی جارہی ہے بلکہ اداروں کی اہمیت کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ Federal Public Service Commission.........

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان ، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ Federal Public Service Commission ایک انتہائی اہم ادارہ ہے لیکن اس ترمیم کے ذریعے اس کے اختیارات کو کم سے کم تر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت پارلیمنٹ کو وہ اختیارات نہیں دیے جا رہے ہیں اور پارلیمنٹ کو کام نہیں کرنے دیا جا رہا ہے۔ Ordinances کے ذریعے ہی legislation کا کام بھی چلایا جا رہا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں یہاں پر لکھا گیا ہے کہ Ordinance pass کرنے کے بعد lapse ہوا' یہ صورتحال ہے۔ جناب چیئرمین! اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت کو یہ احساس دلایا جائے کہ وہ اداروں کو بھی اہمیت دیں اور پارلیمنٹ کو بھی اس کی اصل حیثیت دے اور پارلیمنٹ کے ذریعے ہی قانون سازی کا کام ہو۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Presiding Officer: Now, it has been moved that the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Second Amendment) Bill, 2005], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now, we come to Clause 2. There is an amendment in the name of Prof. Muhammad Ibrahim Khan on Clause 2. Please move the amendment.

Senantor Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Mr. Chairman, I beg to move that in Clause 2, in paragraph 1, in the proposed Clause (a),

for the figure 16, the figure 11 be substituted.

Mr. Presiding Officer: Do you oppose it or not?

Ch. Shahid Akram Bhinder: Yes, I oppose it, sir.

Mr. Presiding Officer: Yes, can we hear you on this?

سینیٹر پرفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین ! Clause 2 میں para 1, sub-Clause (a) ہے ' to conduct tests and examinations for recruitment of persons to all Pakistan Services, the Civil Services of Federation and Civil posts in connection with the affairs of the Federation in basic pay scales 16 and above or equivalent. جناب چیئرمین ! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ کمیشن کے اختیارات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ گریڈ 11 سے ہی Public Service Commission کا اختیار شروع ہونا چاہیے۔ اس ترمیم کے ذریعے گریڈ 11 سے 15 تک کو Public Service Commission کے اختیار سے باہر رکھا جا رہا ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ مناسب یہی ہوگا کہ گریڈ 11 سے ہی Public Service Commission کو یہ اختیار دیا جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Presiding Officer: Minister sahib.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، جناب چیئرمین! اس issue کو جان بوجھ کر criticise کیا جا رہا ہے کہ شاید حکومت Federal Public Service Commission کے اختیارات کم کرنا چاہتی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ in 2002 یہ سارا کچھ پہلے purview میں نہیں تھا پھر یہ add کیا اور اس کے بعد 2003 اور آج تک آپ دیکھ لیں جتنی appointments میں delays ہیں Federal Public Service Commission کی طرف سے اس میں appointments کے لیے سال سال، ڈیڑھ ڈیڑھ سال کا procedure لگتا ہے اور یہ vacancies اسی طرح خالی پڑی رہتی ہیں۔ In view of that delays Government نے decision لیا تھا کہ گریڈ 11 سے 15 تک ان کے purview سے نکال دیا جائے اور اس پر

اپنی departments recruitments کر لیں on merit. آج تک جو appointments ہوئی ہیں، they have been totally on merit اور اس میں کسی قسم کی کوئی violation نہیں ہوئی۔ اگر کوئی ہے تو point out کریں اس میں۔ اس کے علاوہ اس Bill میں، it has nothing else. میرے جو دوست رضا ربانی صاحب نے ایک بات کی ہے، let me answer, انہوں نے military کی induction کی کوئی بات کی ہے، quoting some newspaper. بات یہ تھی کہ there is nothing concerning the appointments. وہ بات ضرور ہوئی ہے اور وہ ہوئی ہے about the promotions. بات صرف یہ تھی کہ اس کو revamp کیا جائے، دیکھا جائے اور society کے ہر sector کو لے کر دیکھیں ان سے feed back لیں کہ ان promotion boards کو کس طرح زیادہ بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

Mr. Presiding Officer: I now, put the amendment to the House.

(The motion was negatived.)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب تو مان جائیں رضا صاحب۔

There is another amendment in the name of Mian Raza Rabbani and Mr. Farooq A. Naek in Clause 2. Please move the amendment. Is it withdrawn?

Senator Mian Raza Rabbani : No, no, not at all.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں نے آپ کا آدھا نام بولا ہے۔پورا تو بولنا آتا ہی نہیں۔

Senator Farooq A. Naek: Sir, I propose the amendment in Clause 2, of the Bill, in paragraph (ii) for the proposed new sub-Section 1(a), the following be substituted namely:-

"1(a) The recruitment to the posts in basic scales 11 to 15 made by any authority, a person on or after the 28th May, 2003, other than

through the Commission shall be referred to the Commission for its scurtiny and approval.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں جی کیا ہے اس کے بارے میں۔

Senator Farooq A Naek: Sir, by giving carte blanche power to the appointments that were made without the approval of the Public Service Commission would be violative not only of Article 242 of the Constitution but also of the law, morality and ethics. The Commission has been formed under the Constitution and persuant to that a law has been promulgated whereby the powers have been given to the Commission to recruit people as such, but the recruitments that were done by the concerned ministeries without checking, whether they were done on the merit or not because they were favourites of certain people? It would be discriminatory and it would be against the principles laid down in the Constitution of Pakistan.

All appointments have got to be done by the Public Service Commission and the applicants who were recruited or scrutinised whether the appointments have been done on merit or not? By such a legislation, the law would be totally violated. The present Government is trying to protect the appointments, nobody knows how they were done and unfortunately when lawful appointments were done by the former Prime Minister of Pakistan a case was registered against her which is still pending. Now these appointments, the commission has got the power to give post facto approval of the appointments that have been made and

this post facto approval can only be done after those people who were already over there, they appear before the Commission alongwith other candidates after the proper advertisement is done as laid down by law.

Now, presently, everybody knows that the head of the Public Service Commission is a retired Army General and nobody can dispute that. Unfortunately the army has entered into every walk of civilian life and the Treasury Benches are trying to protect those Acts, the entry of the army, into the civilian life, which is not good for the solidarity of the country.

اس سے عوام کے اندر احساس محرومی پیدا ہو رہا ہے کہ جن کو نوکریاں ملنی چاہئیں ان کو نوکریاں نہیں ملتی۔ اگر یہ بل جو آیا ہے

if it is passed as such that would lead to further deterioration of the transparency which is already totally deteriorated as far as the present Government is concerned. So, keeping all this thing in mind, I propose that the present amendment proposed should be passed. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Mian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you sir, first of all I am grateful to the honourable Minister of State for Law for having admitted the fact that this is yet another step in the militarization of civil institutions and that the Army has been called upon to revamp the Federal Public Service Commission. Sir, what we have sought through this amendment is that we have been hearing a great of talks about transparency and good governance and the standards of good governance demand that all

appointments that have been made between grade 11 to 15, we are not becoming unreasonable, we are not saying that these people should be removed from service, but what we are saying is that let their cases be sent to the Federal Public Service Commission for scrutiny and if the Federal Public Service Commission finds that they have been in accordance with the rules and the law, let them be confirmed in their jobs. Thank you sir.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، جناب والا! میرے دوست نائیک صاحب نے جو بات کی ہے - میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Reply تو یہ ہے کہ carte blanche نہیں ہے despite this ouster clause, the courts still have the jurisdiction in the Constitution اصل بات تو یہ ہے it is carte blanche.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، نہیں، جناب والا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ Article 242 کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اس آرٹیکل میں تو خود یہ لکھا ہوا ہے کہ Public Service shall perform such functions as may be prescribed by law.

تو یہ تو law کے مطابق ہو رہی ہیں اور میرے فاضل دوست رضا ربانی صاحب نے میرے حوالے سے جو بات کی ہے کہ he has conceded to کہ آرمی کی induction ہو رہی ہے۔ I have not said so, I said-- میں نے صرف یہ بات کی ہے کہ consultation سب سے کی جائے because they have a good system اس سے زیادہ نہیں ہے اور یہ جو بات کر رہے ہیں کہ Army General وہاں پر Chairman of the Commission بیٹھا ہوا ہے اور پھر یہ خود ہی چاہتے ہیں کہ انہی کو appointments دی جائیں، یہ خود contradiction کرتے ہیں اور ان کو یہ پتا ہونا چاہیے کہ ان کے اپنے زمانے میں، بےنظیر بھٹو کے زمانے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین Lt. Genl. (Retd.) Tariq انہوں نے خود appoint کیے

تھے۔

Mr. Presiding Officer: Two wrongs don't make a right. Now, I put amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amendment is rejected. There is another amendment in the name of Prof. Ghafoor Ahmed in Clause 2. Please move the amendment.

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Sir, I move that in Clause 2 of the Bill paragraph 2 the following proviso be added to the proposed sub Clause (a) namely:- provided that on receipt of any complaint the Commission shall have the authority to scrutinize the suitability of recruitment of any person or persons made under this sub Clause.

جناب والا! میرا خیال ہے کہ یہ نہایت مناسب proviso میں نے پیش کیا ہے کہ اگر آپ گریڈ گیارہ سے پندرہ تک ان کے اختیار سے نکال رہے ہیں تو کمیشن کو اگر آپ بااختیار بنانا چاہتے ہیں تو اتنا اختیار تو اس کو دے دیں کہ اگر اس کو کوئی complaint receive ہوتی ہے تو وہ اس کی جانچ کر سکے کہ آیا یہ recruitment صحیح کی گئی ہے یا نہیں۔ یہ اختیار بھی آپ اس سے لے لیتے ہیں کہ اس کو complaint ملتی ہے کہ وہ اس بات کو دیکھ لے کہ وہ درست ہے یا نہیں، اگر آپ اس کو بااختیار بنانا چاہتے ہیں، corruption کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہ اختیار فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو ملنا چاہیے۔

Mr. Presiding Officer: Your amendment is different from Raza Rabbani. Now, I put the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amenment is rejected. The

question is that clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: There is an amendment in Clause 1 in the name of Prof. Muhammad Ibrahim Khan, please move the amendment.

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Sir, I beg to move that in Clause 1 of the Bill, for sub Clause (2), the following be substituted, namely:-

(2) It shall come into force at once.

جناب چیئرمین! Clause 1 میں جو sub Clause (2) ہے اس کے الفاظ یہ ہیں It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from the 28th May, 2003. اس کو جو retrospective effect دیا گیا ہے یہ مناسب نہیں ہے اور اس سے پہلے میرے فاضل دوست اس پر بول چکے ہیں۔ جس طرح statement of Objects and Reasons میں دیا گیا ہے کہ 28th May کو یہ ختم ہوا، lapse ہوا، اس کے بعد جو appointments ہوئی ہیں ان کو دوبارہ Commission کے سامنے لا کر ان کو ratify کیا جائے بجائے اس کے کہ اس کو retrospective effect دے کر غلطیوں پر پردہ ڈال دیا جائے اور وہ ویسی کی ویسی پڑی رہیں۔ ان کو دوبارہ سامنے لایا جائے اور Public Service Commission دیکھے، اگر کوئی کام درست ہوا ہے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا اور کوئی کام غلط ہے تو پھر اس غلطی کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. I now put the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amendment is rejected. We will now take up Clause 1, Preamble and Title of the Bill.

The question is that Clasue 1, Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, Preamble and Title stand part of the Bill. Now Come to Item No.3.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Second Amendment) Bill, 2005], be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Second Amendment) Bill, 2005], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Now we come to Item No.4.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2005], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2005], as reported by

the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. We now come to the second reading. We will now take up the second reading of the Bill i.e., Clause by Clause consideration of the Bill, Clause 1(a).

The question is that Clause 1(a) do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1(a) stands part of the Bill. So, we take Clause 2 and Clause 3. The question is that Clause 2 and Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: So, Clause 2 and Clause 3 stand part of the Bill. Now come to amendment to Clause 4 in the name of Mr. Kamran Murtaza, Mr. Rehmatullah Kakar and Amanullah Kanrani. Please move amendment.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، کامران مرتضیٰ صاحب ہیں؛ میرے خیال میں نہیں ہیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، اس میں میرا نام بھی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Is it being opposed?

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ کامران مرتضیٰ اور رحمت اللہ کاکڑ صاحب کے نام پر ہے۔

کاکڑ صاحب! آپ یہ amendment پڑھ دیں۔

Senator Rehmatullah Kaker Advocate: I move that in Clause 4 of the Bill in the proposed sub-Section (2), in paragraph a, for

the figure " 6" relating to Balochistan Bar Council , the figure "7" be substituted.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Not opposed.

Mr. Presiding Officer: Therefore, the Amendment is adopted and we will pass on to Clause 4.

The question is that the Clause 4 do form part of the Bill, as amended.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Clause 5. The question is that the Clause 5 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now, we get on to the Clause 6. The question is that Clause 6 do form part of the Bill.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ : جناب والا! Clause 6(b) میں میری اور چوہدری صاحب کی ترمیم ہے۔ چوہدری صاحب! آپ اسے پڑھ دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : نہیں، آپ پڑھیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ : یہ Clause 6(b) ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پہلے Clause 6 کو لے لیتے۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ : Clause 6 اور اس کی sub Clauses(a),(b),(c), کو اکٹھا ہی put کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پہلے Clause 6 ہے اور اس کے بعد Clause 6(a) and Clause 6(b) ہے۔ پہلے Clause 6 and 6 (a) کو لے لیتے ہیں۔

Clause 6 and 6(a) together, the question is that Clause 6 and Clause 6(a)

do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now, we come to Clause 6(b)...

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I humbly submit that I propose that in Clause 6 (b) of the Bill, sub-Clause 2(b) be deleted.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ Clause 6(b) میں نہیں ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : آپ اسے پڑھ دیں that I beg to move that Clause 6(b) of the Bar Council Act as reported......

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ : یعنی سارا پڑھنا ہے - Sir, we stand always corrected by Chaudhry Sahib.

Mr. Presiding Officer: You stand corrected and I stand confused.

(Laughter)

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I beg to move that in Clause 6 (b) of the Bill [The Legal Practitioners Bar Councils (Amendment) Bill, 2005], sub Clause 6 (b) be deleted.

Mr. Presiding Officer: All those who are in favour of amendment in Clause 6(b) 2, ...

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: As I have said you agree and I stand confused. In that case, what he has said, The question is that Clause 6(b)

as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Then I put Clause 6(c) to Clause 11. The question is that Clause 6(c) to Clause 11, do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now, I come to Clause 11(a). There is an Amendment in the name of Mr. Farooq Hamid Naek, Muhammad Anwar Bhinder and Mr. Amanullah Kanrani in Clause 11(a). Please move the Amendment.

سینیٹر امان اللہ کنرانی : جناب والا! میرے پاس یہ نہیں ہے۔ مجھے مل گئی ہے ۔

اب میں پڑھتا ہوں۔ Sir, Clause 11(a) may please be deleted.

Mr. Presiding Officer: The Question is that Clauses 6-C to 11 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Now, we come to 11(a). There is an amendment in the name of Mr. Farooq Ahmad Naek and Muhammad Anwar Bhinder and Mr. Amanullah Kanrani in Clause 11(a). Please move the amendment.

Senator Amanullah Kanrani: 11(a) may be deleted.

Mr. Presiding Officer: So, 11(a) does not form part of the Bill. Then we come to Clause-12. The question is Clause 12 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 13 to 23(a), The question is that Clauses 13 to 23(a) do form part of the Bill.

(The motion was carried)

چوہدری محمد انور بھنڈر، فاروق نائیک صاحب کی ایک amendment تھی Clause-4 میں جس میں انہوں نے یہ تجویز کیا تھا کہ ایک تو سندھ بار کونسل کی سیٹیں 32 سے 33 کر دی جائیں اور لاڑکانہ کی ایک سیٹ بڑھا دی جائے کیونکہ پہلے بھی ان کی دو تھیں۔ If you permit sir, اس کو move کرا دیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، schedule میں نہیں ہے یہ amendment۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، Clause-4 میں ہے۔ پہلے Clause-4 میں سیٹیں ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، نہیں schedule میں اگر ہے تو----

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، schedule میں بعد میں آئے گا ناں۔ پہلے سیٹیں بڑھیں گی 33 پھر 4 آئے گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، نہیں Clause-4 تو ہو گئی ہے۔

سینیٹر فاروق احمد نائیک، Clause-4 اور schedule دونوں میں آئے گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، Clause-4, 6 سے 7 ہو گئیں تھیں۔

سینیٹر فاروق احمد نائیک، نہیں sir یہ دوسرا ہے' یہ Clause 4(2)(a) اور schedule ہے with regard to the Sindh Bar Council.

Mr. Presiding Officer: Clause 4(2)(a)?

Mr. Farooq Hamid Naek: Yes sir, Clause 4(2)(a) of the Legal Practitioners Bar Council Act, 2005 as reported by the Standing Committee

on Law and Justice and Parliamentary Affairs of the Senate, figure 32 occurring against Sindh Bar Council the figure 33 be substituted.

Ch. Shahid Akram Bhinder: This is not opposed sir.

Mr. Presiding Officer: The question is Clause 4(2)(a) as amended, do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Now, we come on the schedule.

Mr. Farooq Hamid Naek: That in the schedule of the Legal Practitioners Bar Council Act, 2005 as reported by the Standing Committee on Law and Justice and Parliamentary Affairs of the Senate for figure 1 occuring against the district Larkana figure 2 be substituted.

Mr. Presiding Officer: I now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The schedule as amended do form part of the Bill.

اور بھی amendment ہے کوئی؛ اچھا جی امان اللہ صاحب۔

Senator Amanullah Kanrani: That in the schedule of Legal Practitioner Bar Council Act 2005 as reported by the Standing Committee on Law, Justice and Parliamentary Affairs of the Senate, the following be substituted, for Balochistan Bar Council. Group District No. 1 For four seats Quetta, Chaghi, Noshki, Khuzdar, Mastong, Kalat and Group No. 2. comprising of the District, Kaich, Punjgoor, Gwader, Lasbela, Kharan, Awaran, one seat. Group No. 3. Sibi, Bolan, Naseerabad, jaffarabad,

Jhalmagsi, Kohlu, Dera Bugti one seat and Group 4 may be added that is Zhob, Loralai, Moosa Khail, Barkhan, Ziyarat, Qillah Saifullah, Qillah Abdullah, Pasheen one seat. Now it becomes seven seats instead of the 6 seats.

Mr. Presiding Officer: Now, I will put this schedule as amended.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The schedule as amended stands part of the Bill. Now, we may take up Clause 1 preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, Preamble and Title do stands part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Claues 1, Preamble and the Title stands part of the Bill. Now. Item 5.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend {The Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973){The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2005 be passed.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس stage پر پیشتر اس کے کہ یہ پاس ہو میں صرف ریکارڈ پر لانے کے لئے یہ کہوں گا کہ اس Legal Practitioners and Bar Councils Act میں جتنے بھی Standing Committee کے ممبران تھے انہوں نے اس میں بہت محنت اور کاوش کی ہے۔ وہاں کوئی تصور نہیں تھا کہ اپوزیشن کون ہے اور majority

party کون ہے جو کچھ وکلاء کے مفاد کے لئے تھا اسی پر سوچا گیا اور اسی طرح عمل کیا گیا ۔ ہمیں زیادہ خوشی یہ ہے کہ جہاں تک پاکستان بار کونسل کی تجاویز تھیں شاید ہی کچھ جگہ ہو جہاں ہم نے ان سے انحراف کیا ہو ۔ ان کی ساری تجاویز کو اس میں incorporate کرکے یہ Bill تشکیل دیا گیا ہے ۔ House نے جس طرح cooperate کیا ہے ' اس میں تمام ممبران کمیٹی اور تمام ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ ہمیں امید ہے کہ یہ Bill ہماری وکلاء برادری کے لئے بہتر ہوگا اور اس میں آئندہ آنے والے وقتوں میں بھی جو bottlenecks تھیں یا جو دشواریاں اور مشکلات تھیں وہ بھی انشاء اللہ حل ہوں گی ۔ میں اس موقع پر تمام ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس Bill کے پاس کرنے میں ' میں سمجھتا ہوں کہ ہم وکلاء کے لئے بھی ایک خدمت سرانجام دی ہے ۔ میں ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ اس کو پاکستان بار کونسل اور تمام صوبائی بار کونسلیں خوش آمدید کہیں گی۔ Thank you very much.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، آپ کو سن لیں گے ۔ please, just half a minute, can I have your permission to speak مجھے آپ اجازت نہیں دیں گے ۔

please ایک منٹ بیٹھ جائیں۔

I must share with the House that every word expressed by Mr. Bhinder is an undoubted statement, I was chairing the committee and I think Raza Rabbani Sahib, Bhinder Sahib, Kanrani Sahib, Farooq Naek and Latif Khosa

جس کو میں کبھی compliment نہیں کرتا

they have done a beautiful job. It was above party lines, it was totally from a professional point of view and I thanked them earlier as Chairman of the committee, I thank them from this Chair today, I wish if we could do most of the work in this manner, it would be tremendous place to work in.

Thank you very much. Now.

کنرانی صاحب آپ اگر کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ چلو جی پہلے آپ بول لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں اس میں سب سے زیادہ قابل تعریف شخصیت انور بھنڈر صاحب کو سمجھتا ہوں کہ انہوں نے initially Private Members, Day پر کیا، اس کو initiate کرنا بڑا بروقت تھا اور اگر اُس وقت قابل غور سمجھ لیا جاتا اور حکومت وقت پر take up کر لیتی تو میں سمجھتا ہوں یہ الیکشن ہی اس amendment اور اس procedure کے تحت ہو جاتے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی بڑی فراخدلی ہے کہ اس نے اسے take up کیا اور Official Bill کے طور پر اس ہاؤس اور قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ سینیٹ میں جو رویہ Standing Committee میں ہماری طرف سے چل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا قابل ستائش ہے کہ اپوزیشن اور Treasury Benches ہمیشہ Standing Committee میں ممبر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ابھی Finance Committee میں بھی دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں یہ قابل تعریف بات ہے اور قومی اہمیت کے معاملات میں یہ طریقہ کار قوم کے مفاد میں ہے اس کو جاری رہنا چاہیے۔ میں تمام کمیٹی کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو take up کیا اور ایک اچھی صورت میں سامنے لا کر منظوری کے لئے پیش کیا۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Item No.5 'یہ put ہو گیا ہے؟

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، جناب itme No.5 تو پڑھ دیا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پڑھ دیا ہے۔

It has been moved that the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment Bill, 2005], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: I must thank everybody for the generous attitude shown in passege of the last Bill because it concerns

me as much, as the Leader of the House.

سینیٹر امان اللہ کنرانی، جناب اجازت ہے؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی اب آپ بولیئے۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، جناب! عرض یہ کہ ہے چونکہ ہم اس کمیٹی میں تھے اور میں اس ماحول کو اگر یہاں نہ بتاؤں تو میں اپنے ضمیر کے خلاف بات کروں گا کہ اس میں پہلے جناب وسیم سجاد صاحب Chair کرتے رہے، بعد میں انور بھنڈر صاحب Chair کرتے رہے، ہم نے اس کمیٹی میں یہ کبھی محسوس نہیں کیا کہ یہ حکومت کی Standing Committee ہے یا ان میں حکومت کا کوئی interest ہے۔ میں اس بات پر حکومت کے ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں اس Bill میں حکومت کی طرف سے کوئی بھی تجویز نہیں آئی کیونکہ اس میں جو Sub-Committee بنائی گئی تھی اس میں فاروق نائیک صاحب، میں اس وقت special invitee تھا بعد میں ممبر بنا ہوں، اس میں لطیف کھوسہ صاحب بھی special invitee کے طور پر ممبر تھے، وہ خود ادھر موجود نہیں تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ہی drafted ہے اور اس میں اگر کوئی کمی یا خامی ہے تو وہ ہماری طرف سے ہے، اس میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک full stop, comma بھی نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ اپوزیشن کا Bill ہے اور کامل علی آغا صاحب ناراض نہ ہوں تو یہ سب نے مل کر بنایا ہے اور یہ ہماری تجاویز پر مشتمل ہے۔ اگر یہی spirit جاری رہے تو بہت اچھا ہے سوائے 54(a) کے جو کہ ہاؤس کا بھی نہیں تھا، باہر سے آیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس spirit کو ہر قانون سازی میں برقرار رہنا چاہیے۔ میں حکومت کو اور خاص طور پر وسیم سجاد صاحب، آپ کو اور انور بھنڈر صاحب سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی انور بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ cooperation کی حد تک بالکل درست ہے لیکن یہ بات کہ یہ گورنمنٹ کا Bill نہیں ہے، یہ Bill گورنمنٹ کا ہی ہے۔

Mr. Presiding Officer: He is talking symbolically.

آپ ہر بات کو serious لے جاتے ہیں' بات کو اتنا serious نہ لیجائیے۔ it was symbolic statement,we should take that spirit.

سینیٹر امان اللہ کنرانی، جناب! میں credit نہیں لے رہا ہوں' میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ہماری تجاویز پر آپ نے یہ کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سب اپنی تعریف کر رہے ہیں' آپ اپنی تعریف کر لیں۔ جی لطیف کھوسہ صاحب۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: It was a great inspiration. Since I am representing Pakistan Bar Council, I thank the Treasury Benches and the Opposition both for unanimously adopting this Bill which of course has come though slightly late...

Mr. Presiding Officer: This is the best statement of the day.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: On behalf of the Bar Council of Pakistan, I thank this House for passing the Bill.

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ "کٹ" کھائے گا۔ جناب کاکڑ صاحب' کاکڑ صاحب کو بولنے دیں۔ You can wind up, ان کی بات سن لیں' ان کو بات کر لینے دیں۔ جمعہ کا time ہو رہا ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب عالی! اپوزیشن اور MMA کی طرف سے یہ کہوں گا کہ اپوزیشن اور Treasury Benches اور یہ کمیٹی اور بطور خاص اس کی sub-Committee اور آپ' اس کے چیئرمین مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس Bill کو pass کیا اور آئندہ بھی یہی توقع ہے کہ سرکار فراخدلی کا مظاہرہ کرے گی اور حقائق کو تسلیم کرے گی۔ Thank you جی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Can we hear the Law

Minister.

آپ نے جمعہ نہیں پڑھنا۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، اگر آپ مجھے دس seconds دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں جی دس seconds لے لیں، آپ نے اس پر اکٹھا کرنا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، جناب! آپ کی بڑی مہربانی، ہم ایک دوسرے کی صفت کر رہے ہیں اور شام کو نتیجہ صفر ہو گا'TV آپ کو نہیں دکھائے گا۔ میں نے کل عرض کی تھی، جناب والا! میں سینیٹ میں سب سے سوال کرتا ہوں، کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں؟ کیا ہم اس House کے members نہیں ہیں؟ قومی اسمبلی کو دکھانا اور سینیٹ کو نہ دکھانا، یہ کس اصول کے تحت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ camera آ گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، جناب! گزارش ہے؛ عرض ہے، آپ مہربانی کریں، یہ لوگ ہمیشہ ایسا کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: You are not being fair,

آپ نے اپنے لئے camera منگوایا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، ان کا کام یہی ہے، یہ آپ کو نہیں دکھائیں گے۔ آپ private channels کو چھوڑیں، جناب! ایک آدمی ہے جس کی monopoly چل رہی ہے۔ میں نے رات دس بجے دیکھا ہے، گیارہ بجے دیکھا ہے، بارہ بجے دیکھا ہے، رات کو جاگتے ہوئے دو بجے تک دیکھتا رہا ہوں، انہوں نے سینیٹ کو نہیں دکھایا۔ کیا ہمارا ایوان بالا بے حیثیت ہے۔ آپ مہربانی کریں، حزب اقتدار والے بھی میری تائید کریں گے کہ سینیٹ کو دکھانا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب ہم adjourn کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، جناب! عرض یہ ہے کہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے،

ہماری نماز نو بجے عشاء کی ہوتی ہے' بعد میں کوئی قضا نہیں ہوتی ہے اور یہ صرف آغا صاحب پڑھتے ہوں گے شاید--- ماشاء اللہ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ پیچھے پڑھتے ہیں۔ یہ دس seconds کی بات ہو رہی تھی۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ قرآن شریف میں ہے کہ جب اذان ہو جائے پھر آپ کاروبار نہ کریں' آج نیازی صاحب خاموش ہیں' پتا نہیں بھول گئے ہیں یا کیا ہے۔ میری آخری گزارش صرف یہ ہے کہ پاکستان TV کی بڑی اعلیٰ شان ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مسئلہ بلوچستان پر آپ فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، جناب! بالکل دس seconds میں۔

پاکستان TV کی اعلیٰ بڑی شان ہے نمائندہ یہی تیری اور میری آن بان ہے
پاکستان TV کی اعلیٰ بڑی شان ہے نہ دکھا کر سینیٹ کو یہی اس کی پہچان ہے
پاکستان TV
نہ دکھا کر سینیٹ کو پٹایا وہی پہلوان ہے پاکستان TV کی اعلیٰ بڑی شان ہے
MD صاحب اکیلے اس کے مالک رسم رہی یہی اور یہی میرا پاکستان ہے
پاکستان TV کی اعلیٰ بڑی شان ہے۔

شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں نماز کے لئے کہہ رہا ہوں' آپ نے یہیں رہنا ہے تو آپ کی مرضی ہے' میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بل تو pass ہو گیا ہے ناں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میں یہی کہتا ہوں بل pass ہو گیا ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے اس پر کمیٹی کے تمام اراکین سے بہت گلہ ہے' وہ یہ کہ ایک تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ordinances غلط ہوتے ہیں اور ہم جو بل پیش کرتے ہیں' وہ--- اس ordinance میں بلوچستان کے لئے آٹھ بار کونسل کی نشستیں تھیں جن کو کم کر کے چھ کر دیا گیا ہے۔ جناب! اس میں سب سے بڑی زیادتی یہ ہو گئی ہے کہ پشتون علاقے کو سرے سے نکال دیا گیا تھا۔

Mr. Presiding Officer: It is unanimous.

سینیٹر رضا محمد رضا، نہیں جناب! کوئی بڑھایا نہیں اور ہم نے protest کیا۔ جناب! دیکھیں اس میں زیادتی اب بھی ہے ، آپ یہ جو ایک seat بڑھانے کی بات کرتے ہیں، یہ پہلے سے موجود تھی، ژوب قلعہ سے پھلاؤ زیارت چارضلعوں کا seat موجود تھا۔ اب آپ نے تمام پشتون علاقوں کو ایک seat دی ہے،ادھر بلوچ علاقوں کے لئے دو seat ہیں۔ جناب! آپ اس کو یا تو آٹھ seat کرلیں یا آپ یہ کریں کہ کوئٹہ کے علاوہ جتنے بھی بلوچ علاقے ہیں اس کے لئے ایک اور پشتون علاقوں کے لئے ایک کر لیتے ۔ اس میں آئندہ کے لئے آپ کمیٹی کو کہیں کہ خیال رکھیں ۔ ------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، مسز تنویر خالد صاحبہ ۔

سینیٹر تنویر خالد، جناب! مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ ٹی وی پر ایک جملہ تک نہیں آتا تو ایم ڈی پی ٹی وی سے یہ بات طے کر لی جائے ۔ دوسرا آپ سے یہ بالخصوص شکایت ہے لگتا ہے کہ آپ اپوزیشن کے ہی چیئرمین ہیں۔ آپ تو اِس طرف دیکھتے تک نہیں ہیں ۔ کچھ اِدھر سے بھی بولنے دیا جائے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، میں بڑا شریف آدمی ہوں۔ جی مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر مینگل (وزیر مملکت برائے قدرتی وسائل)، چیئرمین صاحب! یہ ہمارا ایک بل ہے اس کو جمعہ کی نماز کے وقفے کے بعد لے لیں تو مہربانی ہو گی -----

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، جناب! سب سے پہلے میں اپنی خواتین کی طرف سے لاء کمیٹی کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ اتنا اچھا انہوں نے بل پاس کیا اور دوسرا میں کنرانی صاحب سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ آئندہ سینیٹ میں اس طرح جوش میں نہ آیا کریں۔ جو ہمارا صوبائی مسئلہ ہوتا ہے وہ صوبے کا مسئلہ ہوتا ہے اور جو ہمارا قومی مسئلہ ہوتا ہے بے شک وہ یہاں ہم اٹھائیں ۔ بالکل آپ کا حق بنتا ہے مگر یہ ہے کہ پاکستان ، پاکستان ہے ۔ ہمیں چاروں صوبوں

کو اکٹھا رکھنا ہے ۔ ہمارے کچھ بھائیوں کو تکلیف پہنچی ہے تو میں اپنے بھائی کی طرف سے معذرت خواہ ہوں کہ آئندہ وہ اس طرح کبھی بھی نہیں کہیں گے ۔

جناب والا ! جس طرح ہمارے ڈاکٹر صاحب نے انفارمیشن کے بارے میں کہا ' یہ بالکل صحیح ہے ۔ آپ یقین کریں کہ میں سینیٹ میں بول ، بول کر تھک گئی ہوں کہ جناب ! ہمیں مردے کی طرح دکھاتے ہیں زندہ تو ہم لگتے ہی نہیں ہیں ۔ اس پر آپ نے کوئی action نہیں لیا ۔ چار پانچ دن سے آپ بیٹھے ہوئے ہیں ' ڈنڈا چلائیں تا کہ پتا تو چلے کہ کوئی بیٹھا ہوا ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، کیوں مجھے مروا رہی ہو ؟

سینیٹر آغا پری گل ، جی ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، مجھے مروانا چاہتی ہیں ؟

سینیٹر آغا پری گل ، نہیں ، نہیں ' وہ بات بالکل انہوں نے صحیح کہی ہے ۔ ابھی دیکھیں صرف آپ نام لے کر بلاتے ہیں یہ سراسر مذاق ہے ۔ یہ ایوان بالا ہے ۔ سارے مردے پڑے ہوئے ہیں ' ایسا دکھاتے ہیں ۔ لوگ کیا سوچیں گے کہ یہ ایوان بالا ہے ؟

جناب والا ! ایک اور بات بتانا چاہتی ہوں ۔ فیڈرل لاجز میں ایک حصہ صرف انہوں نے خواتین کے لئے رکھا ہے ۔ لیکن آج کل وہاں اتنے زیادہ مرد تشریف لا رہے ہیں ہم پریشان ہیں کہ یہ مرد آ کہاں سے رہے ہیں ۔ باقاعدہ لابی شابی بن رہے ہے ۔

جناب چیئرمین ! یہ غلط ہے ۔ میں تو اپنے گھر چلی جاتی ہوں ۔ مگر یہ میری دوسری بہنیں ہیں ۔ اب یہ ہمارے سینیٹ کے سیکریٹری وغیرہ گواہ ہیں ۔ میں نے آغا صاحب سے بھی بات کی تھی ۔ جناب ! اگر کل کو کوئی مسئلہ پیدا ہوا تو ذمہ دار آپ ہیں چونکہ آج کل چیئرمین سینیٹ آپ ہیں ۔ جناب ! ہم رات کو راجہ کمال صاحب کو بھی لے گئے ہیں اور کلثوم پروین بھی ہمراہ تھیں ۔ جب ہم سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے تو وہاں لمبے لمبے مرد اتنے اونچے اونچے گانے بجا رہے ہیں ۔ جناب ! مہربانی کر کے انکوائری کریں یہ بہت غلط ہے ۔ یہ فالتو مرد کس لئے آ رہے ہیں ؟ آپ اس پر action لیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، وزیر برائے پارلیمانی امور ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہ مسئلہ کل قومی اسمبلی میں بھی اٹھا تھا اور جناب سپیکر نے اس کے بارے میں پوری طرح سے Interior Ministry کو بھی کہا ہے۔ یہ بھی اپنا مسئلہ یہاں بیان کر سکتے ہیں۔ They are taking due care for that thing. اب تو اس حد تک ہے کہ پوری طرح سے جو اندر آئے، جائے اور جو ممبر نہ ہوں یہاں ان کے بارے میں بھی ہدایات دے دی گئی ہیں تاکہ security بھی رہے اور اگر کسی قسم کا خطرہ ہے تو اس کو بھی دور کیا جا سکے۔ Minister of State for Interior تشریف فرما ہیں۔ یہ بھی بتا سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، پہلے میری بات سن لیں، شاید بات clear ہو جائے۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد، دیکھیں جی، لاجز میں جو car porches بنے ہوئے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ اس جگہ پر گاڑی آکر رکے، ہم لوگ اتر جائیں، گاڑی چلی جائے۔ پھر جب گاڑی میں بیٹھنا ہو گاڑی آ جائے اور ہم اس میں بیٹھ جائیں اور گاڑی چلی جائے۔ لیکن اس معزز ایوان کے بڑے محترم صاحبان میں سے اکثر نے اس جگہ کو parking place بنا دی ہے۔ اب ان کی گاڑیاں یہاں کھڑی رہتی ہیں کہ کہیں دھوپ میں پگھل نہ جائیں لیکن ہم خواتین لوگ جو heel پہنتی ہوں یا جس طرح سے بھی ہوں وہ ساری ڈھلوان پر چل کر اپنی اپنی گاڑیوں تک نیچے پہنچتی ہیں۔ کیا ہمارے سینیٹرز کو اور پارلیمنٹ کے دیگر معزز ممبران کو ذرا سا اخلاقیات کا خیال نہیں، courtesy نہیں اور ان میں تمیز نہیں ہے کہ وہ جگہ کیا پارکنگ کی ہے؟ وہ جگہ تو صرف اتنی ہے کہ آپ کی گاڑی رکے اور اس میں بیٹھ جائیں اور گاڑی وہاں سے ہٹ جائے۔ جناب! please اس کے بارے میں کچھ کروائیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، محترمہ کلثوم پروین۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! یہاں تو ہمیں کسی ڈرائیور کے لئے یا peon کے لئے ایک کمرہ بھی allow نہیں ہے مگر ہمارے بعض ممبران کو ۵، ۵ کمرے ڈرائیوروں کے لئے allow ہیں یا ۱۵ سے ۲۰ لوگ رہ رہے ہیں۔ رات کو شور شرابا کرتے ہیں اور گانے بجائے جاتے ہیں۔ باقاعدہ زور دار قسم کی بکواس سنائی دیتی ہے۔ سیکرٹری صاحب نے ہمارے ساتھ راجہ کمال صاحب کو بھیجا ہے، انہوں نے خود دیکھا ہے کہ لوگ کس طریقے سے وہاں لیٹے ہوئے ہیں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کسی ایک ڈرائیور یا کسی ایک peon کو لائے ہوں تو وہی ہوں۔ ۱۵ اور ۲۰ لوگ ان کے علاقے کے آکر وہاں رہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! وہاں پر ایک MNA کے لئے بوتھ سا بنا رہے ہیں۔ آپ اس کو وہاں بند کروائیں کہ وہ کسی اور جگہ پر بنائیں اور خواتین کی جگہ پر یہ سارا کام نہ ہو۔ ہماری اپنی ایک respect ہے، ایک اپنی عزت ہے۔ یہ بارہا ہم کہہ چکے ہیں۔ Please آپ اس کو سنجیدگی سے دیکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر نگہت آغا۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! ایک شعر عرض کرنا ہے اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سو دفعہ جی۔ مکرر پہلے کہہ دیتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، کیونکہ اتنی کاوش کے باوجود میں تو اس بات پر پہنچا ہوں۔

تم کو فرصت ہو میری جاں ادھر دیکھ تو لے

چار آنکھیں نہ کرو ایک نظر دیکھ تو لے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مکرر۔ ویسے آغا صاحب! یہ آپ کس کو سنا رہے ہیں؟ نگہت آغا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جس طرح پری گل نے اور سب نے کہا۔ آپ یقین جانیں کہ ایک ایک کمرے میں دس دس آدمی رہ رہے ہیں۔ پتا نہیں کس کے ہیں اور کون ہیں؟ اتنا شور شرابا ہوتا ہے۔ This is a security problem. وہاں پر ہمیں guard کرنے کو کوئی نہیں ہے۔ رات کے وقت اکثر bells کرکے بھاگ جاتے ہیں۔ کیا ہم ان کے پیچھے بھاگ سکتے ہیں؟ یہ کون لوگ رہ رہے ہیں؟ کسی کو معلوم نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب Interior Minister کو سن لیتے ہیں کہ وہ اس کے اوپر کیا steps لیں گے؟ ہاں جی! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ جی میم خان بلوچ صاحب۔

سینیٹر میم خان بلوچ ،جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں پارلیمنٹ لاجز پر پری گل صاحبہ نے جو کھل کر باتیں کی ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ وہاں پر غیر متعلقہ آدمی اتنے رہ رہے ہیں جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ کی خدمت میں Law and Justice Bill حوالے سے جو بات ہوئی' اس میں جو کمیٹی نے کردار ادا کیا اس کا نام نہیں لیا گیا۔ مجموعی کمیٹی کا نام لینا چاہیے۔ اس کے ساتھ میں آپ کو بھی داد دیتا ہوں' گو کہ پاکستان بار کونسلز کی جانب سے 'میں بھی اس کا ممبر ہوں' انہوں نے رپورٹ دی' اس رپورٹ کے حوالے سے ہماری سب کمیٹی نے رپورٹ بنائی۔ اس کے باوجود آپ نے کہا کہ چاروں صوبوں کی صوبائی بار کونسلز کو بھی ہم دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ آکر اپنے مسائل کا اظہار کریں۔ چاروں صوبوں کے بار کونسل کے کچھ حضرات آنے تھے کچھ نہیں آئے تھے۔ خاص کر صوبہ سرحد کے نمائندوں نے جو تجاویز دیں کہ پاکستان بار کونسل میں ہماری سیٹیں دو ہیں اس کو چار کیا جائے۔ انہوں نے دلائل دیئے وہ بھی منظور ہوئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ڈسٹرکٹ اور علاقے کے حوالے سے بھی تبدیلی کی بات۔ وہ بھی مان لیا گیا۔ سندھ نے کہا کہ ہمارا reaction یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گروپ کے حوالے سے ایک بندہ جس ڈسٹرکٹ سے اس نے سیٹ لینی ہے وہاں سے اس کو ایک ووٹ نہیں ملتا اور دوسرے علاقے سے ملتا ہے۔ انہوں نے بھی proposal دی۔ اس proposal کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ unanimously ان کے تمام مسائل' ان کے تمام خیالات تھے ان کو دیکھ کر ہماری کمیٹی نے اس بل کو منظور کیا۔ آج ہمیں یہ خوشی ہے کہ یہ بل unanimously پاس ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، Thank you very much. Minister sahib would you like to say something? بالخصوص جو اعتراضات ہیں خواتین کے کہ What measures can we suggest or think in order to redress their grievances.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ، جناب یہ مسئلہ نیشنل اسمبلی میں بھی اٹھا تھا اور سپیکر

صاحب کی رولنگ بھی اس پر ہے۔ میں صرف یہ وعدہ کرنا چاہوں گا کہ پارلیمنٹ لاجز کے اندر کی سیکورٹی کا معاملہ ہے اس کو ڈپٹی سپیکر صاحب head کر رہے ہیں۔ جو Interior Ministry ہے وہ اس کے باہر تک سیکورٹی فراہم کرتی ہے۔ بہرحال ہم نے یہ ضرور کیا تھا کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو technical input اور پورا ایک سیکورٹی پلان بھی دیا تھا۔ جہاں تک اس کی implementation کا تعلق ہے وہ ہاؤس کمیٹی نے خود اپنے فیصلے کرنے ہیں۔ کیونکہ ایک چیز پر کچھ ممبران راضی ہوتے ہیں، باقی ممبران کو اعتراض ہوتا ہے۔ یہ جتنی باتیں انہوں نے کی ہیں وہ حقیقت ہے۔ فلیٹ ممبران کو الاٹ ہوتے ہیں، شکایتیں آتی ہیں کہ اس میں رہتا کوئی اور ہے، لیکن میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جو پارلیمنٹ لاجز کے اندر کی سیکورٹی ہے وہ Ministry of Interior کی بجائے، یہ اسی طرح ہے جس پارلیمنٹ بلڈنگ کی سیکورٹی کا معاملہ ہے کہ باہر Ministry of Interior سیکورٹی فراہم کرتی ہے اندر ہاؤس کا اپنا بندوبست ہوتا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now, we have a request,

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اگر مجھے اجازت ہو بات کرنے کی۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! ایک منٹ، کون سی سیکورٹی ہے جو ہمیں وہاں پر نظر نہیں آرہی۔ یہ میری بہنوں سے پوچھیں کوئی سیکورٹی کا بندوبست ہے ہی نہیں۔ گیٹ پر چار پولیس والے بیٹھے ہیں وہ سیکورٹی تو نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! عورتوں کی بات ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین، سیکورٹی کا مسئلہ علیحدہ مسئلہ ہے۔ پارلیمنٹ لاجز کے اندر دس دس لوگ رہ رہے ہیں، ہمیں کیا پتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، ڈپٹی سپیکر سے پوچھیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین، ہم باہر سیکورٹی کی بات نہیں کر رہے، آپ ایک دفعہ آئیں، آ کر دیکھیں تو صحیح ہم اس سیکورٹی کی بات نہیں کر رہے ہمیں اس کا کوئی ڈر نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! یہ وسیم سجاد کا topic نہیں ہے جو ہم ان سے

سوال کریں۔ ڈپٹی سپیکر جس نے پورے فیڈرل لاج کی ذمہ داری لی ہے یہ ان سے بات کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، لیکن وہ ہماری دسترس میں نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، ہم ساری سینیٹ کی خواتین وہاں پر رہتی ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ہمارا ڈپٹی سپیکر کے اوپر کوئی اختیار نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ چیئرمین سے بات کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، اچھا میں بات کروں گا۔ I will take up this matter.

سینیٹر آغا پری گل، چلیں آپ کے بس میں نہیں ہے، ہم واک آؤٹ کر کے چلے جائیں گے یہ ہمارے بس میں تو ہو گا ناں۔

Mr. Presiding Officer: We will take up this matter.

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ جالیاں لگا دیں گے کچھ نہیں ہوا۔ absolutely کچھ نہیں ہوا۔ اس لئے یا تو آپ خود لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ ہماری آخری warning ہے، ہم آج اور کل دیکھتے ہیں اگر Monday تک کچھ نہ ہوا تو کسی بھی جماعت کی خواتین یہاں پر نہیں آئیں گی۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، نیشنل اسمبلی کی ہاؤس کمیٹی میں مجھے بلایا گیا تھا۔ آدھی آدھی رات کو لوگ میرا دروازہ توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ bells بجاتے ہیں۔ لیکن کوئی ایکشن نہیں لیا گیا اور مجبوراً ہم خاموش ہو گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اگر اجازت دیں تو میں بات کر سکتا ہوں۔ just a minute please. اگر آپ کی بات ضروری ہے تو پہلے میں آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر، یہاں کوئی بھاگ کر نہیں جا رہا آپ کی بات سنتے ہیں پھر جائیں گے۔

There is a request that we should continue to complete the remaining

agenda. Do you propose to sit afternoon after the *" Juma"* or do you think it should be adjourned?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we have gone through and now kindly adjourn the House.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی: جناب چیئرمین! یہ خواتین کی شکایت درست ہے اور اس سلسلے میں پہلے نکہت مرزا اور عابدہ سیف کی لاجز میں بھی break in ہوا ہے۔ لوگ jump کر کے اندر آئے ہیں۔ اب ان کے دروازے پر جالی لگائی گئی۔ اب آپ سیکورٹی کس کس پر لگائیں گے۔ میری تجویز یہ ہے کہ جتنے بھی residents ہیں اور جتنے پارلیمنٹرین ہیں ان لاجز میں، سینیٹر اور ایم این اے کے علاوہ ان کو کوئی I.D. card اس قسم کا جاری کیا جائے کہ they are allowed to be there, whether they are residents or they are allowed by virtue of their duties. مطلب جو سی ڈی اے کے workers ہیں جو maintenance staff ہے ان کے پاس تو شناختی کارڈ موجود ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جو شکایت ہو رہی ہے کہ بہت زیادہ غیر متعلقہ آدمی وہاں پر رہ رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے تو visitors کی جگہ پر بھی قبضہ کیا ہوا ہے۔ لہذا کوئی کارڈ سسٹم جاری کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Professor sahib our problem is that nobody is owning this responsibility.

تجویز ہم سب دے رہے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی: نہیں وہ سیکورٹی والے وہاں پر کیا کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ان کا تعلق صرف باہر سے ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی: سیکورٹی والے کیا کر رہے ہیں۔ انہیں یہی چیک کرنا چاہیے۔ ابھی تو یہ ہو رہا ہے کہ وہاں پیلی ٹیکسی اور دوسری تمام قسم کی گاڑیاں آزادانہ آ جا

رہی ہیں۔ لوگ آرہے ہیں جارہے ہیں no check۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی، انہوں نے دیکھا ہے کہ لوگ دیواریں پھلانگ کر آرہے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. I think now we adjourn the House to meet on Monday, sorry, sorry, My apologies. We want to hear the Minister for Law on the subject before we disperse.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، شکریہ جناب چیئرمین! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک perception جو تھا کہ شاید یہ بل Opposition کا ہے یا کسی ممبر کا ہے۔ تو question is, this was a Government Bill اور یہ اس ہاؤس میں آیا۔ پہلے ordinance کی شکل میں آیا lapse ہوا، پھر یہ بل introduce ہوا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کی کمیٹی میں میں بھی آتا رہا ہوں۔ جس طرح Opposition کے cooperation سے اور سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کے تعاون سے، میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کا cooperation جس طرح اس بل پر رہا ہے that was the only reason that we did not oppose any of the amendments, because it was for the betterment of the country, for the betterment of the people and specially for the legal professionals. So, we did not oppose this میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر future میں بھی ایسے ہی unanimously اچھے Bills آئیں اور آپ adopt کرتے رہیں of course we will not oppose any of them.

جناب چیئرمین، شکریہ۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اکرم ، جناب چیئرمین! یہ خواتین چاہتی ہیں کہ اس کے اوپر کچھ مزید assurance ہو جائے کہ کیا action لیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ

What I have heard from the House is.....

سینیٹر کلثوم پروین، آپ گزارش نہ کریں، آپ action لیں۔ آپ چیئرمین بیٹھے ہیں۔ اگر آپ نہیں کرسکتے تو ہم Monday کو ہاؤس میں نہیں آئیں گے۔

Mr. Presiding Officer: I think the Minister present have heard this and.....

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب والا! اس کو House Committee میں discuss کر لیا جائے کیونکہ ہر روز یہ معاملہ اٹھتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وسیم صاحب! خواتین کمیٹی کی بات کو accept نہیں کر رہی ہیں، اور وہ کہہ رہی ہیں کہ we are sweeping the dust under the carpet پتا لگے who is owning it.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب والا! میں نے آپ کو technical position بتا دی ہے۔

Mr. Presiding Officer: No. Unless somebody owns it.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، ہاؤس کمیٹی اس کی انچارج ہے۔

(مداخلت)

ایک معزز رکن۔ اس سے زیاد جرم اور کیا ہوتا ہے کہ کوئی چادر اور چاردیواری کے اندر گھسے۔پولیس کا کیا کام ہے، اسلام آباد پولیس کو کوئی کام کرنے کے لیے ہے یا نہیں ہے۔یہ ان کا کام نہیں ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید، سی ڈی اے میں ایک ڈائریکٹر صاحب ہیں جن کا نام میتھلہ صاحب ہے، وہ اور دو caretaker جو ہیں وہ مختلف لوگوں سے پیسے لے کر، میں نے سنا

ہے ' وہاں پر انہوں نے کمرے کرائے پر دیے ہوئے ہیں۔ اور ایک ایک کمرے میں پچاس پچاس لوگ ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، وسیم صاحب ! this is a serious statement کہہ رہی ہیں ایک تو میتھلہ صاحب اور دوسرا آپ نے کیا نام لیا ہے ؟

سینیٹر گلشن سعید ، اس کے assistant 2 caretakers ہیں ' یہ تینوں responsible ہیں ۔ وہاں جو کوارٹر ہمارے لیے ہوتے ہیں ' وہاں پر انہوں نے لوگوں کو گھسایا ہوا ہے ۔ نہ ہمیں گیراجز دیتے ہیں ' نہ گیراجز کے اوپر والے کمرے ڈرائیوروں کے لیے دیتے ہیں ۔ آپ بے شک پتا کرلیں ۔ آپ کو میتھلہ صاحب کو بلانا پڑے گا ۔ بلا کر ان کو کہنا پڑے گا کہ وہ immediately ہر جگہ خالی کروا دیں ' ورنہ ہم 15 پر پولیس کو call کرکے ان کو پکڑوا دیں گے ۔

سینیٹر محمد علی درانی (وزیر مملکت برائے کھیل ' ثقافت و سیاحت) ۔جناب والا! وہاں کی جو شکایات آ رہی ہیں وہ بہت serious شکایات ہیں اور میں یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ servant quarters کی بجلی چار مرتبہ کاٹی ہے ابھی تک وہاں کوئی میٹر نہیں لگا' کوئی arrangement نہیں ہے اور وہاں پر بالکل ایک سکھا شاہی کا راج ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ درانی صاحب! ہمیں یہ بتائیے ۔

سینیٹر محمد علی درانی، جناب میں عرض کر رہا ہوں۔۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ عرض ہم سن رہے ہیں ' کیا بات عرض کر رہے ہیں come to the point that who owns the responsibility.

سینیٹر محمد علی درانی، اس کی جو direct responsibility ہے---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ہم سب کہانیاں سنا رہے ہیں۔

سینیٹر محمد علی درانی، جناب والا! یہ کہانی نہیں ہے ۔ یہ issue ہے اور یہ issue یہاں آنا چاہیے۔ It is not a story sir

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں ،نہیں آپ ہمیں بتائیں .how do you do it

سینیٹر محمد علی درانی ، یہ الفاظ آپ واپس لے لیں، .It is not a story یہ ابھی تک mention نہیں ہوا کہ وہاں پر electricity کا جو problem آیا ہے اور آج بھی ہے کہ وہاں آدھے servant quarters کی light کٹی ہوئی ہے this is not a story sir

Mr. Presiding Officer: Who owns it?

سینیٹر محمد علی درانی ، جناب والا! اس کا solution یہ ہے کہ Deputy Speaker of the National Assembly جو ہیں وہ اس ساری administration کے directly responsible ہیں اور ان کے ساتھ Deputy Chairman of the Senate جو تھے ان کی collaboration تھی اور وہ ان affairs کو maintain کرتے تھے لیکن اس وقت situation بہت crucial ہے وہاں کوئی discipline نہیں ہے اور کسی وقت بھی کوئی حادثہ ہو سکتا ہے ۔ اس لیے آپ کو سپیکر صاحب سے بات کرکے immediate اس پر ایک آدھ دن میں action لے کر remedy کرنی چاہیے کیونکہ یہ چیز اس وقت کنٹرول میں نہیں ہے۔ اور یہاں پر اس چیز کو mention کرنے سے مطلب یہ ہے کہ وہاں اتنی بڑی violation ہو رہی ہے تمام ممبرز کے basic rights کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ درانی صاحب ! یہ بتائیں کہ ہم کس منسٹر سے یہ request کر سکتے ہیں--to take it up with

Senator Muhammad Ali Durrani: Deputy Speaker of the National sir, he is responsible.

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد ، جناب والا! میں ایک بات clear کر دوں۔ Building کی maintenance, yes وہ سی ڈی اے کا معاملہ ہے ' بلڈنگ میں کون رہے گا اس کا سی ڈی اے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ آپ کو بھی پتا ہے جناب والا! کہ یہ سینیٹ سیکریٹریٹ اور قومی اسمبلی سیکریٹریٹ ہی الاٹمنٹ کرتے ہیں ۔ Law and order کے حوالے سے بھی ، میں دوبارہ clear کرنا چاہوں گا کہ باہر تک کی responsibility اسلام آباد پولیس کی ہے ۔ اندر کا معاملہ Deputy Chairman کی سربراہی میں جو

ہاؤس کمیٹی ہے وہ decide کرتی ہے ۔ However ہم نے ان کو ایک باقاعدہ security plan بھی دیا
ہے اور جیسے ان سے directions ملتی ہیں اس کی implementation کے لیے ہم الگ حاضر ہوتے ہیں ۔
مجھے یاد ہے میں نے خود وہ plan دیکھا تھا ۔ اس میں کافی چیزیں تھیں۔ جیسے ان کی شکایات ہیں for
example چونکہ بات کھل گئی ہے میں بتانا چاہوں گا کہ ایک suggestion یہ تھی کہ جتنے blocks ہیں
ان کو اس طرح independent کر دیا جائے کہ ان کا inter connection ختم ہو تاکہ جو ایک بلاک میں
آتا ہے وہ اسی بلاک تک confine رہے۔ وہ ہرطرف آزادانہ نہ پھریں اور وہاں کے لیے ایک Entry, Exit
point ہو جہاں پر registration ہو۔ اب یہ سارے معاملات House Committee کے اندر طے ہونے
تھے، کچھ ممبران کو اس سے اختلاف تھا، کچھ کہتے تھے کہ ہماری privacy ہے، ہم نہیں بتانا چاہتے کہ ہمارے
کون guests آ رہے ہیں۔ اسی طرح وہاں جو ان کے ملازم ہیں ان کی .detail یہ تمام معاملات ہیں جن کا فیصلہ
خود honourable members نے House Committee کے اندر بیٹھ کر کرنا تھا۔ جہاں تک
implementation کا تعلق ہے، جو حکم اس کی طرف سے ہو گا، اس کے لیے district
administration, ICT, CDA سب اس کی implementation کے لیے حاضر ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Who is heading the House Committee of the Senate? Yes, Muhammad Akram Sahib.

سینیٹر محمد اکرم :جناب! جب سے Parliament وجود میں آئی ہے اس وقت سے
یہ بات چل رہی ہے اور آج تک اس پر کوئی action نہیں ہوا ہے۔ وہاں Parliament Lodges
میں کیوں unconcerned لوگ آتے ہیں؟ سوائے Senators and MNAs کے تمام
لوگوں کا داخلہ ممنوع کر دینا چاہیے until such time جب تک کہ کوئی system design نہ ہو
جائے۔Administration کے لوگ جو ذمہ دار ہیں ان کو فوری طور پر suspend ہونا چاہیے۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، مجھے Deputy Speaker صاحب نے بلایا تھا اور میں نے
سب کچھ انہیں explain کیا تھا۔ آغا صاحب کی موجودگی میں بھی ایک آدمی آ گیا تھا۔ میری
موجودگی میں بھی ایسا ہوا۔ پری گل گھر میں تھی، آدمی آ گیا تھا، دروازہ پھیرنے کی کوشش کی۔
یہ سب کچھ میں نے پوری detail سے کمیٹی کو explain کیا لیکن کوئی action نہیں لیا گیا۔

وہاں پر لوگوں کے نوکر کیسے رہ رہے ہیں؛ سارے Drivers inside Parliament Lodges رہ رہے ہیں۔ How is that possible? مہربانی کر کے آپ خود action لیں کیوں کہ National Assembly تو کچھ نہیں کرے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی انیسہ صاحبہ۔ آپ صبح سے کہاں تھیں؟

سینیٹر انیسہ زیب، طاہر خیلی (وزیر مملکت اطلاعات و نشریات)، جناب! میں یہی بیٹھی رہی ہوں' ابھی نماز پڑھنے گئی تھی۔ جناب چیئرمین! یہ واقعی بڑا genuine مسئلہ ہے۔ یہ Normally Deputy. Chairman of the Senate heads the House Committee by virtue of being the Deputy Chairman he heads it. I being the member of the House Committee attend this. It has been deliberated in the Administration, ICT, CDA and the اسلام آباد Committee several times. Members of the House Committee of National Assembly تمام سے بات ہوئی۔ ہمارے سینیٹ کے outgoing Deputy Chairman جناب خلیل الرحمٰن نے اس issue کو بہت serious لیا تھا۔ ہم نے ایک وقت یہ کوشش بھی کی تھی کہ سینیٹ کے بلاک کو علیحدہ کر دیا جائے تاکہ ہم اپنی administration خود کریں۔ Normally, the National Assembly of Pakistan is the custodian of Parliament building اور یہ confusion ہے۔ ہم نے اس کو حل کرنے کی بہت کوشش کی۔ Sticker system introduce کیا۔ We tried to get registered all the servants living in the Parliament lodges لیکن جناب! یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنے MNAs اور Senators رہتے ہیں ان تمام کے ساتھ یہ لوگ ہیں۔ Nobody likes to stop them at the gate. ہم نے ابھی barrier بھی لگوایا ہے۔ پولیس اپنی طرف سے full protection دینے کی کوشش کرتی ہے۔ Locks change کرنے کا سسٹم ہے۔ CDA نے یہ ensure کیا ہے کہ جہاں پر کوئی ایسا خطرہ ہو وہاں پر ان کمروں کے locks بھی change کریں۔ وہاں پر monitoring system بھی لگوانے کی بھی بات ہوئی۔ اگر اس کی jurisdiction Senate کے حوالے کر دی جائے' کوئی اس طرح کی division ہو جیسے وزیر

مملکت برائے داخلہ نے بھی کہا۔ اس مسئلے کے لیے Senate House Committee اور National Assembly کی House Committee کی ایک joint meeting ہونی چاہیے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔

Mr. Presiding Officer: Who is the Chairman of Senate House Committee?

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، جناب! ڈپٹی چیئرمین ہوتے ہیں اور آج کل وہ نہیں ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: It is Deputy Chairman and there is no Deputy Chairman. So that is why all of these problems are occurring and I think what the honourable Minister of State for Information has said is the correct position.

Mr. Presiding Officer: I think if you all allow me...the Chairman would be in office on Monday morning, I will take up the matter with him and convey to him the sentiments of the House and the problems and I will ask him that let's talk about the issue towards the resolution.

Mr. Presiding Officer: Let the Chairman decide it. In that case I adjourn the House----

سینیٹر امان اللہ کنرانی: جناب والا! ہمارے ایک پرانے parliamentarian میر نبی بخش خان کھوسہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: فاتحہ پڑھ لی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Now, I adjourn the House to meet again on Monday at 5.30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday the 20th June,

2005 at 5.30 p.m]